

فصل دوم میں مجتہدہ مضامین ہیں جو اس فن کے مشاہیر ہرین جناب ممدوح کی نسبت اپنی
 خطہ نہیں کہیں **فصل سوم** میں علماء الکتاب کی اور انگریزی جیسوں کا ترجمہ جس
 معلومات جناب ممدوح کتب دینیہ الکتاب میں ثابت ہوتی ہیں **فصل چہارم** میں ان مضمون
 کی نقل ہے جو اخباروں میں جناب ممدوح کی نسبت مطبوع ہوئے **فصل پنجم** میں اوباتوں کا
 ذکر ہے جنکا جناب ممدوح نے اس فن میں مخصوص راج دیا اور تفصیل بعض نکات جناب
 ممدوح ہی اس فصل میں مندرج ہے تاہم میں ان لوگوں کا ذکر ہی جنکو جناب ممدوح نے خطہ اماری
 واضح ہو کہ اس مجموعہ کی تالیف میری ہی غرض نہیں ہے کہ صرف جناب ممدوح فضائل عام
 خلائق پر ظاہر کروں بلکہ اسلامی تاکہ اور لوگ بھی بوسیلہ حمایت اسلام ایسی خوش قسمتی اگر ہو
 اور انہیں مراتب کے مطابق راغب ہوں پس کاش کہ بعض لوگ اس حسد باز آئین کہ کیوں ایک
 شخص ہم میں ایسا خوش قسمت ہو گیا کیونکہ ایسا عقل اور ایمان دونوں کو کھو دیتا ہے بلکہ
 اس حسد پر مائل ہوں کہ کیوں ہم بھی کوشش کر کے اسی کی مانند خوش نصیب نہ ہوتے +

فصل اول استفتاء

چہ میفرماید علماء دین متین کہ ہندوستان اکثر شہر و زمین مشہور اشخاص روئے کار کا دخل کرتے ہیں
 اور انہیں ہر قسم کے لوگ شامل ہیں چونکہ یہ کام دین و ایمان کے ہی اکثر عوام خلائق اور نالائقی
 امتیاز نہیں کر سکتی + نہیں جانتی کہ اس فن میں کس کے قول کا اعتبار کرنا چاہئے اور ایسی تہمید
 اور ان لوگوں کی کوشش جو اس فن میں زیادہ مداخلت رکھتی ہیں صریح ضایع ہوتی ہے اسلامی
 ضرور ہے کہ علماء وقت بی روستے و رعایت احداً اس طرح پر کہ خدا کے حضور ہی وہی
 جواب دہ ہیں اپنی دلی یقین کے بموجب خاصاً ظاہر کر دین کہ ان اعظیمن روئے کار میں سے
 کسی کی طاقت اعتبار کے لائق ہے +
 بینوا تو جبر واد +



سوانح مولوی سید محمد ابوالمنصور عرف امام فن مناظرہ الکتاب
انکلیاتیات نامہ اس امر کی نہیں کہتا +

قسمت عبدالحکیم
علامہ از فیض قیام

محمد علی حسین
دہلوی رفیع جوب

نور اللغات
نور اللغات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ
الہدایۃ المتقین + اما بعد فقد اطلعت علی انعام عام و تصحیح التاویل و
رقیمۃ الوداد للمولوی السید محمد ابی المنصور صائد اللہ تعالی عن شر اللہ و ہر ما حق لا یتجاوز
عمانی ہذا الرسائل الثلثۃ فاما بعد اذ الحق الاصل والحق و تشفی سقم احبابہا بابتیاد و تفرج
کرب اخوانہا بطیف بیانہا و ہوا ام مناظر سے اہل الکتاب بلا ارباب کمال لا یخف
علی اولی الالباب ضاعت اللہ و جمیل عواید و جزیل فوائد +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نور اللغات

محمد حسین
نذیر حسین

محمد حسین
شرف حسین

فی الواقع بہرہ مضنون بہت صحیح اور درست ہی و اللہ اعلم کہ یہ سب کچھ محمد ضیاء الدین عرف

محمد یعقوب
دارد امین شفا

کریم اللہ
شیخ خلق محمد

میں ہی ایک ہی واقعہ ہوں کہ امام فن مناظرہ الکتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب کائناتی دوسرے فن
نہیں ہے اور وہ غیظون کو ان اجازت لیکر و غلط کرنا چاہئے

خان
محمد عبدالبا

مولوی سید محمد حسین
نور اللغات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبتعان ملت تھامید و پیروان سنت نبویہ پر مخفی نرسے کہ اس زمانہ مستعید و آوان حمیدین بنام
 عنایات آگہی مواہب عطیات نامتھاسی سے یہ کتاب فوائد انتساب پر وہ کثانی عارض امید
 مستفی بہ نوید جاوید متضمن جوابات اعتراضات قیم نصاریٰ ورد اقوال و اہیات اونکی کے
 مولوی صاحب مجمع حسانات منبع کمالات عالی طبع ذی فہم امام فن مناظرۃ الکتاب سید ناصر الدین
 محمد ابو المنصور صاحب تصنیف فرمائی تھے کہ ہر دیندار کے لئے سرمایہ فرحت و سرور کا ہی
 سبحان اللہ کیا عمل کتاب لکھی تھے کہ ہر جواب اوں کا جواب بھی اور ہر نکتہ دلپذیر و
 با صواب سلاست عبارت اور لطافت معانی کا بیان نہیں ہو سکتا ہی حسن تقریر اور خوبی تحریر
 پر نظر کجی اوی تو ہر کہ وہ کہیواسطی سرمایہ علم کا ہے اور ہر ادنیٰ و اعلیٰ کی لئے اس سے فائدہ
 کثیر ظاہر ہے تجر مصنف کا اور آگاہی اونکی کتب مذاہب الکتاب سے اس سے ظاہر ہوئی
 کہ ہر جواب کو اوں نہیں کے مذہب سے ثابت کیا بھی اور ہر اعتراض کو اونکی کتب سے رد کر دیا ہی اس
 کتاب کو دریا گوہر معانی کہتی ہو جی آ اور جو کان جو ہر نکتہ و ادنیٰ کی لکھی سنرا ہے الحق کہ مصنف اسکی
 اپنی فن کا بادشاہ ہیں اور باب مناظرۃ الکتاب میں بی بدل ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتی
 ہر خواص و عوام پر اونکی توقیر و تعظیم ضرور بھی اور ہر مسلمان پر قدر و ادنیٰ اور معاونت اونکی
 لازم ہر اہل احسان اور ناکاہرہ بھی کہ سبکی طرفی مخالفوں سے جوابدہی اور مقابلہ کرتے ہیں اور میں
 مجھڑی پر دشمنوں کا کوئی حرف نہیں آسنے دیتی ایسا آدمی ہر زمانہ میں کیاب بلکہ نایاب
 ہوتا ہے اور کسی بادشاہ کو بھی میسر نہیں آتا فقط الراقم سید محمد زبیر حسین عفی عنہ

۸۳ محمد ۱۲
 سید
 زبیر حسین

الحمد لله والصلوة علی اہل البیت فیقول العبد البید شریف حسین عافاه الله فی الدارين
ان الرسالة السادسة بقوله جواد عليه السلام الجبر النعمان ام الممنون من مناظر من اهل الكتاب
اسيد ناصر الدين محمد اسيد المنصور ادام الله فرشته في الدارين من اتفق الرسائل التي
صنفت في هذا الباب واحسنها في المنطق بالحق والصواب فاعتبروا يا اولي الاباب +



لا يخفى على اولي الاباب المتبحرين لمقال الصدوق والصواب اني قد طالعت بعض الموفات
للسيد العلامة البحر الفهامة اسيد المنصور المستبشرين الا اني كثره الخيرة والفتور فوجدته
بأدب خيرة تبا ما هو اسباب الكمال على وجه الصواب خيرا بان يلقب بلقب امام من مناظره
اهل الكتاب - مارست مذ عقلت نظير الله في هذا الشأن - واسمعت مثله منذ اتمت
سنة في سالف الا زمان - اللهم فانصره عليهم وايده بروح القدس - وحمل موفاته
الوفاء للفتور والنفس مدفقة بوسعيد محمد المدحوسين المهورى وذلك في جمادى الثانية سنة ۹۰۷ هـ

محمد حسین
ابوسعید

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

شرح جملة بر آخيه نوحى صاحبان عقل بر جو قادرين واسطى گفتگو صدق وصواب كنه تحقيق
كه مني مطالعة كيا بعض موفات سيد علامه اور دانامى فها مده ابو المنصور كوجو شمشه هو دين
هم مشونكى بسبب كتر دانائى اور اطلاع پس پايافينى انكولادى ورو اسطى مسكون همكلامى
اور وجه ثواب كى لايق ساتره اسكى كه لقب نى جاين ساتره لقب امام من مناظره اهل كتاب كه نهين كين
جسد عاقل بدين كى قى نظير انك اسكام من مده مسافين مده انك دوسور سوكلى مانه من آه قى مدرك كى
اور انهنين اهل كتاب كه اور تائيد كراو سكى ساتره روح القدس اور كره اوكى تاليفونى اخفى كيا بودون

اعلموا یا مشایخ العلماء المحققین الفضلاء المذہبیین ان السید العلامة الفہامة الشہیر
 یابی المنصور اللہم النصرہ علی طاعن اہل الکتاب وزنادقہ اہل الشہور امام فی مناظرہ و
 قاطع علی رؤس منتصرہ ولا یشک فی امامتہ الامن لا علم لہ بقواعد اسکات المجادلین
 حررہ محمد صدیق اصولی رئیس پشاور

۹۳
 محمد صدیق

لا یریب انہ فی فتنہ وحید عصرہ وفرد دہرہ کما شہد علماء الوقت وصرح جہانۃ الزمان
 انہ امام عہدہ وزمانہ وحجتہ محصرہ وادوانہ فی فن مناظرہ اہل الکتاب وتمیز محمد فاضل
 علماء الحق والصواب من التذنی ذلک علیہ بالرائی السیم وفصل الخطاب فبجان
 عظمہ لوجودہ علی عبادہ المننہ واقام بہ علی اعداءہ الحججہ وابان بیکرتہ ویدیہ الحججہ ایدہ اکثر
 منہم اعدائہ ونصرہ وشید بہ من الدین ارکانہ حررہ محمد بن عبد اللہ غزنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصليا

ترجمہ

لامرانی ان سیدنا ابی المنصور
 الحاشمی قد تمیز فی مناظرہ اہل الکتاب
 وقہر ومعن النظر وتجہ فاطلح
 علی القطبیر والنقیر من کلماتہم
 وابطل الغث والسمین من
 مفواتہم وانجہم وکتہم وقمع
 اساسہم واسکت ارتیہم
 وراسہم فہو امام فتنہ فی عصرہ

اسمین شک نہیں کہ سید ابوالمنصور
 بیشک بڑا امتیاز حاصل کیا ہی مناظرہ اہل
 کتاب میں اور محاربت حاصل کی
 اور گہری نظر پائی ہے ترجمہ حاصل
 کیا ہے اور انکی کلمات میں ہر خدوی
 وگلہ پر اطلاع پائی ہی اور انکی چوٹی
 موٹی سب باتیں رد کر کی اور نہیں
 کر دیا ہی اور انکی بنیاد کو کھینچ دی ہے

و شیخ و حدیثی از دھمہ لایق
 خبرہ و لا یتعاطی مضمارہ
 تحقیقاتہ بدیعتہ را نقیۃ کالنور
 علی شاہق الطور و تصانیفہ
 فائزۃ قیمتہ بان تشر بالنور
 علی خدود الحور فلو طاروا
 الی السمار او غاصوا فی الغبار
 لما وجدوا من حیلۃ و
 لما الشوا من وسیلۃ و لما
 صادفوا خلاصا و لما دافوا
 مناصا صانۃ الشہ من
 محتاجات الدھمہ الکنود
 و عوائق الزمن العنود و علی
 اللہ قصدا السبیل و یہ تقیۃ
 و علیہ التعلیل و ہو حبسی و نعم الوکیل

اور انکی بڑی بڑی سے رتیوں اور سرداروں
 کو چپکا کر دیا ہے احاصل وہ اپنی زمانہ میں
 اپنی فن کے امام ہیں اور اپنی سجدہ شیخ کیا ہیں
 کہیں انکی ہوا نہیں بگڑی اور کہیں ہوا نہیں
 نہیں یا تحقیقاتین انکی بڑی بڑی ایک شہ
 ہیں پھاڑکی چوٹی پر اور تصنیفین انکی
 اس لائق ہیں کہ کہی جاتین نورسی حور کی
 رخساروں پر اگر الکتاب زمین سے آسمان
 تک اور جاتین تو کوئی حیلہ اور وسیلہ
 انکی ہاتھ سے بچاؤ کا نہ ملے اب میں
 اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انکو زمانہ
 کی برائی سے محفوظ رکھی اور اللہ کی
 طرف مقصد کو راہ سچے اور
 اوسی پر بصر و ساس ہے اور
 وہ بھی کفایت کرتا ہے

نقۃ العبد الحامل الجانے
 السید امیر احمد الفتوی السہوانی
 بواللہ فی دار التہا و سحر غزلانی المقاصد الامانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی و سلام علی عبدک و رسولہ محمد بن المصطفی و علی آلہ اولی النہی
 و اصحابہ ذوی الفضل و التقی اما بعد فبقول العبد المقتدر الی اللہ الباقی

السيد عبد الباقی وفتیہ الخیر الجاری وحصانہ تین ایشیایان الساری فی راستہ
 اکثر کتاب الامام و تصانیفہ و طاعت اکثر الایام زبرد و تالیفہ فوجہ عاریۃ من البلیغۃ
 و معانی شریفہ بان تکتب علی صفحات الحور من دوات النور لما یظهر منہ الحق
 کمال الظہور ما نظر من مجادل الاول و الفحیم و ما رد علی کتاب مخالفۃ الاول الزمہ قد فی
 تحقیقات انیقہ و فوق بہا من الرحمن و تدقیقات رشبقتہ لم یطہرہا قبلہ انس الا بان
 ما النصر الحق و اعانہ فی ہذا الزمان و ما احضی الباطل و ابانہ قد سبق من الاماثل و
 او قرآن فلمہ درہ شمع علی اللہ اجبرہ قد فاق الوری بان بلغ الغایتہ القصوۃ من
 علم الکلام و حتمل الدرجۃ العلیا فی مباحثہ الیہود و انصارہ و جملتہ خالفی الاسلام
 مع اللہ المسالین بطول بقائہ الی یوم و عد الرویتہ و وقائہ لا ینافی لاحد المباحثہ
 باہل الکتاب حتی یحضرہ و یتعلم منہ المسائل و یجد منہ اذ ہو کشاف الدقائق و لفصلتہ
 و احتقائق المشکلہ مما اختفت علی اکثر انباء الزمان و ذلک بفضل الشیوئہ من یتبار
 و اللہ ذو الفضل العظیم



ترجمہ صحیح حدیثی و اسطی خدائی بزرگ و برتر کے اور سلام ہو جو او سکے بندہ اور رسول
 محمد مصطفیٰ پیر اور اونکی اولاد پر کہ ارباب خرد دہن اور اصحاب پر کہ صاحبان فضل و تقویٰ
 آج بعد کہتا ہی بندہ محتاج خدائی باقی کی جانب سید عبد الباقی توفیق دیوے
 او سکوا اللہ واسطے خیر جاری کے اور بچائی او سکوا شیطان پیٹھہ جانیوالے سے یہ کہ
 معنی دیکھا ہی اکثر کتابوں امام کو اور اونکی تصانیف کو اور مطالعہ کیا ہی معنی بہت
 و نون تک اونکی رسائل و تالیفات کو پس پایا معنی اونکو حاوی مضامین لطیف و معنی
 شریف پر وہ اسکے لائق ہیں کہ حورون کے رخسار پر دوات نور سے تحریر ہو انہوں
 کہ اونسی ظہور حق بدرجہ غایت ہی نہیں مناظرہ کیا کسی مجادل سے مگر او سکوا

اور ہونے ساکت کر دیا اور نہ رو کیا کسی کتاب مخالف کا مگر اوسکو ملزم کیا بیان کی ہن
 اوسین تحقیقات نفسیہ توفیق دے گیتی ہن اوسکی ساتھ خدائی پاک کی جانب سے اوعہ
 نکات کہ نہین چہر او نکو قبل او نکئی کسی جن وانس نے کیا ہی نصرت حق کی اور احانت
 اوسکی کری ہے اس زمانہ میں اور کیا ہی کر دیا باطل کو اور ذلیل کیا اوسکو بلاشبہ
 سفت یمکتی اپنی مجسوت پس واسطے القہہ کی ہے نیکی او نکئی اور اوس پر
 اجر بیشک فائق ہو گئے خلق سے اسطرح کہ پہو چکتی اعلیٰ درجہ پر علم کلام سی اور
 حاصل کر لیا درجہ ثرا مباحثہ ہو و نصاریٰ اور جملہ مخالفین اسلام میں فائدہ مند
 کرے اندر مسلمانوں کو ساتھ طول بقا او نکئی کے اوسدن تک کہ وعدہ کیا ہی
 واسطی اپنی رویت اور بقا کے نہین زیریا ہی کسیکو مباحثہ اہل کتاب سے یہاں تک
 کہ حاضر ہو اوسکے پاس اور سیکھ و نسی مسئلے اور خدمت کری او نکئی اسواسطی کہ وہ
 کہو لنی واسطے ہن دقائق مشگلہ کے اور حقائق مفصلہ کے اون باتون میں کہ پوشیدہ
 ہین اکثر اور ابتدائی زمان کے یہہ فضل اندر کا ہی خشتا ہی جسکو چاہتا اور قدر حاصل



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلیم ونصلی علی سواہ الکریم

جناب تقدس آب مولوی سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب سلمہم اللہ الواہب الام
 فن مناظرہ قدوہ جمہور اشاعرہ کینہ مت بابرکت میں ہکو غدر غدرہ اعلیٰ چند روز بقا
 نیا نہ حاصل ہے اور ہم اسوقت انکو احلائے کلمہ حق اور تائید دین متین اور تردید
 عقائد باطلہ اور تکذیب مشرکین میں سرگرم اور جادۂ شرع مبین اور مسلک توہم
 حق و یقین پر ثابت قدم اور راسخ دم پائے ہن فی الواقع مناظرہ نہ ہی و حیات دینی میں
 حضور موصو کو یہ طوطا حاصل + والسلام علی من تبع الہدیۃ + العبد المذنب اصغر حسین عفی

الشیخ الاطباء
 حکیم اصغر حسین

مخدوم و مکرم امام فن مناظرہ اہل کتاب حامی دین تین مولوی سید ناصر الدین صاحب المصنوع صاحب لائزال کاسمہ + ناصر الدین و منصو آمن رب العالمین + بنی کترین محمد قاسم سلام و نیاز کے بعد عرض پرداز ہے + پرسون بنی کترین فلاح بریلی نوٹ کر آیا اور کل ایک عینیت نامہ بعد واپسی بہین حکو ملا ممنون ہوا اور مطالعہ مشرف ہوا + مہر درختان کے دونوں پرچے اور رسالہ تبیان آپ کے عنایت کئی ہوئے تو بریلی ہی رہے مہر درختان کے پرچے تو مولوی محمد منیر صاحب نے رکھ لئے اور رسالہ مذکور مولوی رنگین نے مطالعہ کے لٹی رکھا پر ہنگام قصد بریلی دیوبند میں وہ دونوں پرچے میری فطر سے گزرے تھی مضامین دلکشین دیکھ کر ساتھ لیتی جہاں مجمع احباب دیکھا وہیں بے بیٹھا پڑھا اور نوٹوں سے نیا جو سننا تھا ملاحظہ ہوتا تھا یہی وجہ ہوئی کہ محمد منیر صاحب نے آپ کے پیچھے ہوتے پرچے رکھ لئی خیر زیادہ کیا گزارش کروں اور کہا شک عرض کروں + مختصر یہ ہے کہ یہ مضامین خدا تعالیٰ فی آپ ہی کے لٹی رکھے چھوڑے تھی پراسوس یہی کہ اس زمانہ میں کج فتنائیں نہیں + رسالہ تبیان بھی من اولہ الی آخرہ دیکھا کیا عرض کروں یہہ جواب آپ ہی سے دئی گئی یہہ آپ ہی کا کام تھا خداوند کریم قبول فرمائی اور جزائی خیر عنایت فرمائے + المرقوم شہنشاہی آم محرم ۱۲۹۲ ہجری + اردیو بند +

الحق در فن مناظره اهل کتاب مولوی سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب
عزیم المثال و امام وقت است عهط +

حضرت محمد شتاق احمد و محمد امیر احمد تہانوی و احمد بارخان میں مدرسہ دہلی
نقل خط جناب کرامت آب قبلہ پاکان جناب مولانا حاجی محمد قاسم صاحب
مستحق مدرسہ دیوبند بنام مولوی الفت حسین جناب مولانا علی مدرسہ عربیہ دہلی مرقومہ ۱۹ اگست

ایضاً العظیمین عزیزان اقبالہ فسرانیاں سینہ سپر کردہ اند بجان دل عزیز دارم بالخصوص
 سید محمد ابوالمنصور صاحب کہ در نظر قاصدم درین بارہ آیتی از آیات ربانیت قیام لیل صیام
 نہار صد سالہ را برابر قیام یک ساعت روز و بیداری نیم ساعت شبے شان کہ حضرت
 روئے نصاری بر خود لازم کردہ اند نمی پندارم + بخیاں من احسان این عزیزان برگرد
 چہلہ است مصطفویت و باز سر اراست ختم کردن در کنار دست شفقت ہم بر سر
 ایشان نمی گزارند استبر +

ایضاً

مصدر الطاف و کرم جناب سیادت آب مولوی سید محمد نصرت علی صاحب السلام
 کترین خلایق محمد قاسم سلام سنون عرض کرتا ہی آج نفاذہ خیر میرے مہر خیر
 ویک پرچہ اسانید میری افتخار کا باعث ہوا اس عنایت کا دل سی شکر گزار ہوں
 اور امید و ابرہوں کہ آئندہ ہی یہ عنایت مبدول رہے نفاذہ مذکور کی دیر میں
 پہونچتی کی یہ وجہ ہوئی کہ میں ایک عرصہ سی بیمار تھا ڈیڑھ مہینے سے بغرض علاج
 ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کی عنایتوں کے باعث اونہیں کے مکان پر منتقل کر
 میں پھر امون نفاذہ سامی اول دیوبند پہونچا وہاں سے واپس ہو کر یہاں آیا تو
 محکومہ مطالعہ مضامین حضرت امام فن مناظرہ الکتاب سے مشرف ہوا خداوند
 کریم او کو اور آپ کو باین حمایت اسلام و حمیت اسلامی سلامت باکرامت کہی
 کترین کی طرف سے اونکی خدمت عالی میں سلام سنون عرض کروں اور فرج پہونچا

فی الواقع امام اہل فن مناظرہ الکتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب اس
 فن خاص میں نہایت محارت رکھتی ہیں گویا اس شہر میں اس زمانہ میں
 امام فن اور ناصر الاسلام ہیں جیسا کہ مولوی رحمت اللہ صاحب وغیرہ

محمد شاہ
در دو جهان

محمد یوسف
عبد

بہی اپنی خطوط میں کہتی ہیں
محمد عبد القادر متوکی مسجد کلاں

حفظ اللہ
۱۲۸۲

مضامین اصحاب موابیر بے نظیر نبون رب قدیر ام واقعی ہیں
(سید یار علی) (محمد عبد الرزاق عفی عنہ) (محمد مصطفیٰ عفی عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے علماء اسلام نے جو مولوی سید ابو المنصور صاحب زید مجاہدہ لقب امام منظرہ
اہل کتاب کے ساتھ ملقب کیا ہے بہت درست و بجا ہی میں ہی اس فن میں او کو امام ہی
جانتا ہوں مینی ان کو اس کام میں بڑا غیر متدبایا اللہ تعالیٰ او کو اپنی حفظ و امان میں
رکھی اور اپنی محبت اور اخلاص عنایت فرمائی
کتبہ فقیر محمد عبد اللہ عفی عنہ

محمد عبد اللہ
۱۲۹۱

محمد عبد اللہ
۱۲۹۱

چونکہ ایک کتاب مسلمی انعام عام متولفہ امام فن منظرہ اہل کتاب مولوی سید محمد ابو المنصور
صاحب کی اس عاجز کے مطبع میں چھپی تھی اور اور کتابیں رد نصاریٰ میں مصنفہ
جناب موصوف کی موجود ہیں کہ ہنوز نوبت طبع کی نہیں آئی اسوجہ سے
معلوم ہوا کہ مصنف مدوح فی الحقیقت امام فن منظرہ اور قابل سند دینی
واعظین رد نصاریٰ کی ہیں اور یہی واعظین رد نصاریٰ سے ہی سہا گیا ہے

محمد
۱۲۸۲

الکلام کلامان کلام لوفاق الحق و کلام بخلاف الحق فصاحب الاول
من فریق فی الجنتہ و صاحب الثانی من فریق فی النار و بقولہ تعالیٰ
فریق فی الجنتہ و فریق فی السعیر حق تو ہوں سہا کہ امام فن منظرہ

اور نہیں جو فضل حاصل ہے وہ اس سے جاہل ہے منادیان اہل اسلام
 جب تک کہ اس ذات بزرگ صفات تلمذ و اجازت منادی حاصل نہ کریں منادی
 کہنا اور دکانک یہ بھی معنی ہے جہل مرکب بھی فعل یہودہ ولا یعنی ہے اسلمی کہ جو
 مہارت اور علم اس فن میں پسند احبار کبار محافلین بقبرت حرقا حرقا
 اور نہیں حاصل ہے وہ کیونکہ یہ یہودہ شخص ہیں کہ جنگی تحسین میں حضرت
 شیخ العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب و سر غلامی علماء اعظم مولوی محمد قاسم
 صاحب و مستند خلق اللہ مولوی رحمت اللہ صاحب صاحب از اللہ الاولیاء
 و جناب والا کرام ہادی الخلق لوجه اللہ مولوی محمد کریم اللہ صاحب جیسی علماء
 نقیہ راہین و لہذا تمام منادیان اہل اسلام کو سند و کتان سے عموماً و نادیا
 دہلی کو خصوصاً از رحمہ اللہ کہ جناب مدوح سے اجازت و سند تلمذ حاصل کر کے منادی
 و وعظ کی لمی قدم بڑھاتین و گرنہ انہم افتوا بغیر علم ضلوا فاضلوا کے مصداق و حجاب
 آپ گمراہ بنین کے خلقت کو گمراہ بناتین گے واللہ اعلم

محمدی السنن
 محمد غلام اکبر خان
 ۱۲۰۹ھ

لا تکتوا الشہادۃ من یکتمہا فاندہ ثم قلبہ

حق است این سخن حق نباید نہفت + اگر چشم انصاف و کیجی اور دل میں
 حقیقت کو بار دیجی تو امر حق جلو فرمائیکا اور صاف ظاہر ہو جائیگا کہ ناصر دین
 مستین ہادی راہ یقین منصور علی المشرکین حامی اسلام و مسلمین ناجی
 کفر کافرن مود دین و دیندار موحدا کامل التیار امام الواعظین عمدۃ المناظر
 جناب کمالات انتساب مستقی عن الاوصاف والالاقاب امام فن مناظرہ
 الکتاب مولانا و بالفصل اولینا مولوی سید ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب
 صنادید العصر عن الشرور الذکور ہمارے علماء معتبرین اور فضلاء شیخین

مولوی غلام اکبر خان
 مضاف بہ دارالعلوم
 دیوبند
 نصاب سے

افضل ہیں خصوصاً فن مناظرہ یہود و نصاریٰ میں بی مثل و کمال ہیں اور مخصوص
 میں تو وہ معلومات و دستگاہ بہم پہنچائی ہے کہ علماء ربودین موافقین و
 مخالفین حاضرین غائبین نے بہت پزیرائی آپ کی امامت پر چڑھ گئی + آپ کی
 تسلیت و کھپائی ہر فرقہ و منظر معنی ماقبل و دل ہے جو حال ہے مفصل جو بحث ہی
 حاصل جو سوال ہی خصم فکرم جو جواب صبی دندان شکن حتیٰ کہ نصاریٰ اہل کتاب
 مان گئے مناظرین مخالفین کے اور مان گئی سبحان اللہ تحریر تہذیبیہ
 کی عبارت ہی یا ولی زینک دل کی کرامت جس سے دل مردہ زندہ ہوتی ہے
 بھولے بھٹکے راہ پر آتے ہیں پادریان نصاریٰ او کو سس سس ہو جاتا ہے
 لاجوابی سے بہت نبی جاتے ہیں مگر حاسدین مخالفین جو لکیر کے فقیر ہیں بی قیاس
 قال انہی حال میں مست ہیں غفلت کی نیند میں پڑے ہوئے خواب ہائے
 پریشان دیکھ رہے ہیں جب بیدار ہو شیار ہو کر اکھوٹے پردہ غضب
 دور کرنگی آپ متفق ہو کر یون پکارا وہیں کے سے ہیبت حق بہت این
 از خلق نیست + ہیبت این مرد صاحب دلق نیست + الکت عن الحق
 فہو شیطان اخر کس + حررہ محمد سبحان بخش طالب عفی عنہ



فی الواقع جو شخص کہ اس فن میں مداخلت نہ کرتا ہوا اور بطبع نفسانی اپنے کو واد
 رد نصاریٰ مشہور کری تو یقیناً بسبب ہونے علم کتاب کے اور سکا و عظیم خالق
 خالی نہ ہو گا انبیاء علیہم السلام کے حق میں کفر کیا لوگوں کو برا بھلا کہہ کر اہل شہر کے
 امن میں خلل ڈالنا اسلام اور علماء اسلام کو مخالفوں کی نظر میں سبک اور حقیر کرنا
 دہلی میں جو بیض عوام و غطرہ نصاریٰ کرتے ہیں بس ان لوگوں کی حیثیت کی عیبت
 ہمیشہ خطرہ ان قیٹوں باتوں کا لاحق رہتا ہی ایسی لوگوں کو بغیر اجازت

جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب کے وعظ کرنا نہ چاہئے فقط

خاتم غلام شاہ امتی
محب صادق درمی

محمد ضیاء اللہ خان

سید حسین ولد محمد علی
سید جبار

التقین محمد علی
خادم شرع ریحین
تقاضی القضاہ

حادثاً ومصلياً ومسلماً

جناب فضیلت مآب کمالات انتساب امام فن مناظرہ اہل کتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب لازال کا سمتہ منوراً علی اعداء الدین فی الحقیقت اس فن میں فرید الدہر و حید العصر ہیں یہ امر کالمش فی وسط السار و روشن و مبہین ہے کہ حضرت مجدد و اپنے اقران و شامل میں لاثانی ہیں یہ وہ کام کر رہے ہیں کہ آج کل فضل العبادت ہے اور اس سے بہتر اور برتر کوئی کام نہیں میرے اور ان کی پندرہ سال سے ملاقات ہے بیشتر اس سے کہ آپ لانا مولوی رحیم بخش صاحب نقشبندی سجادہ نشین خالقاہ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئی ان کو اسی کام میں مصروف پایا منادی و وعظ و رد نصاریٰ انہیں کو روا اور زیبا ہے آج کل کی منادیان اہل اسلام اگرچہ می شرف تلمذ و فیض و محبت ان جناب کا حاصل کر کے اس امر میں اقدام کریں تو بجا ہے کیونکہ ان کو جو اس فن میں

صاحب خاندان شاہ
شاہین
محمد ابوالمنصور

قطع نظر اس کی کہ فقیر اور جناب امام فن مناظرہ الہ کتاب کا ادنیٰ شاگرد ہے میں نہایت
راستی سے عرض کرتا ہوں کہ واقعی جناب مولوی سید محمد الیٰہ المنصور صاحب امام مناظرہ
اہل کتاب بے مثل نہیں پہلے میں جانتا تھا کہ بائبل وغیرہ بذریعہ ترجمہ استعدادی کو خود مطالعہ
کرنے سے آسکتی ہے لیکن جبکہ فیض صحبت حضرت سے بخوبی ثابت ہوا کہ صحیح و عمدہ طور پر
انہیں آسکتی لہذا بعد تامل و تحقیق بسیار شاگردی اختیار کی حقیقت میں یہ فن بے استاد
صحیح و درست نہیں اور جو حق ہے وہ کما بینتی حاصل ہونا ممکن نہیں علم کیا ہو جو بے سند
حاصل نہیں واعظین رو عیسا یگان کو چاہئے کہ بغیر اجازت جناب محدوح کی ہرگز اس
وعظ کی جرأت نہ کریں فقط بندہ الفت حسین مدرس اول مدرسہ عربی۔

محمد ہادی الدین
محمد رفیع الدین

نقل خط مولوی سید محمد صادق صاحب مذہب شیعہ پیش نماز مدرسین و جاگیر دار موہنہ
تحصیل بلب گڑہ بنام مولوی سید الفت حسین صاحب مدرس انگلو عربی دہلی
اعجاز حسین کے ماہر سالہ ذوقیہ الوداد پونچھ سیحان السدا امام کی تصنیف ہو گیا کہتے
ہیں بیشک یہ شخص اپنے زمانہ کا امام ہے۔ زیارت کا بہت شوق ہے خدا انصیب کرے
نونیہ جاوید و دولت فاروقی یہی ہمارے واسطے ایک جلد ضرور لے لیجئے۔ یکم ربیع الاول ۱۲۹۱ھ

دستخط مولوی سید محمد حسین صاحب مذہب شیعہ مدرس مدرسہ عربیہ
• پیش نماز شیخان دہلی •

اگرچہ مجھ ذرہ بے مقدار کا کیا مہنہ کہ آفتاب کی بائین کرے مگر چونکہ ولائکتہموا شہادۃ آیا
لہذا یہ عرض ہے کہ دریولا اس اُجر سے دیار میں جناب فیض مآب امام مناظرین
الہ کتاب جناب مولوی محمد الیٰہ المنصور صاحب دام مجدہ کا دم قدم نہایت غنیمت و اکبریت
ہے واقعی کتب عیسیٰ پر خوب نظر ہے اس فن میں کیا سے دہر میں کیا احیا ہو کہ

مولوی
الفت حسین
صاحب
اول مدرسہ
عربی دہلی
مدرسہ
کتاب خانہ
نظافت
دعوت
روضائے
۱۲۹۱ھ

ناصر الدین و الفقار
۱۲۸۹

جلال الدین اکبر
۱۲۹۰

سردار ذوالفقار خان ابن سردار محمد بخش
ابن امیر دوست محمد خان غازی والی کابل

سردار جلال الدین خان ابن سردار محمد بخش
غازی ابن امیر دوست محمد خان غازی دانا
امیر شیر علی خان والی افغانستان

ت
بہار شکر ہے اوس ارحم الراحمین کا کہ جہلائے ہند پر رحم کیا اور ایسی ذات جامع الکیا
یعنی ناصر الدین و الدین مولانا سید محمد ابوالمنصور امام فن مناظرہ الہ کتاب کو ہماری طرف
بھیجا کہ جنسے ہمارے تمام شبہات جہالت کو یکدم محو اور منسی کر دیا اور فتنہ عظیم کی خوف
سے آرا دیا ہکواون کی ارشاد و غط نے لہتین کلی بخشا اور اون کی تصنیفات نے
دلجمعی کامل عطا کی اور اونکی جوابوں شافی فی جہل کی باگ کو جو ہر وقت بسبب سنی
مطالعین غیر مذہبی کے ہمارا غصہ بڑھاتے تھے بالکل منطقی کر دیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
جواب ترکی با ترکی تردید مطاعن از روئے تقریر و تحریر چاہئے نہ بحوالہ لہشہ و شمشیر اسکا
فالم مرکب ہے اسواسطے خیر خواہان اسلام اور خواہان سرکار نے انکو امام فن مناظرہ
الہ کتاب مقرر کیا اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو آپ کی ذات سے علاوہ فوائد
دینیہ کے مصالح دنیوی بھی بخوبی متصور ہے اس لئے کہ جب باور صحت جو نئے کلام
اثبات آمیز کہنا اپنا طریقہ کیا تو ضرور حمیت دینیہ کسی نہ کسی کو انکے جواب دینے پر برا بیگاہی
اور وہ نادان واقف مناظرہ ہی دون کی لہیگا اور رفتہ رفتہ یہ امر موجب خستہ و خوار و مناقشہ
کا ہو جائے گا ہر ضرور اوس کی ہم مذہب لوگ ہی اوس کی مددگار ہونگے آخر یہ امر بخیر
فساد ہوگا چنانچہ مصداق اسکا یہ ہے کہ کوئی سال غالی نہیں جاتا ہے کہ ایک دو دارا
قبیل کی نہ گزرتی ہوں پس مجملہ کہ مولانا محروم فی وہ طریقہ مناظرہ ایجاد کیا کہ چھین

کہ ایک تذلیل نہ تو ہیں نہ گفتگو سخت نہ کلام و نہ شدت طاعت سے سمجھنا اور مہولت سے جہان
 جسے آپ کا حفظ سنا یا تصنیفات کو دیکھا بے شک اور سکولفین ہو جائیگا کہ ایسی تقریر و تحریر
 سے سوا انہما حق کی کسی طرح کی برائی اور فساد متصور نہیں ہی اس لئے اس بارہ میں
 یہ داسے بشہ کہ جب طرح اہل اسلام نے آپ کو امام من مناظرہ الہ کتاب مقرر کیا اس طرح سرکار
 کہ طرف سے جمیع مسلمانوں کو ہدایت ہو کہ بغیر شد حاصل کرتے مولانا ممدوح کی کوئی
 رد و شمار ہی نہ کرے کہ اکثر لوگ بغیر تربیت یافتہ بے سمجھے بوجھے اپنی شیخی جہانگو جو کچھ
 میں آتا ہے کہہ بیٹھتے ہیں آخر وہ موجب بد نظمی جابنین ہوتا ہے اس لئے

نواب محمد عمر علی خان بہادر فیروز جنگ
 والی رباست ماسودم -

اشرف الدولہ محمد سائیل
 بہادر مصفا جگ منڈل
 نویسنہ والی ۸۸ ۱۲

قواب کرنا



مولوی ولی اللہ صاحب نابینا لاہوری امام بادشاہی مسجد مقام ناہو مسند
 کتاب صیانت الانسان نے میرے سامنے مقام ہوشیار پور میں فرمایا و پڑ
 مجمع عام کے کہ فی الحقیقت سید ناصر الدین محمد ابو المصنوع صاحب امام من مناظرہ
 الہ کتاب ہیں اور اس لقب کی سر اور وہی ہیں اور وقت میں فی جواب دیا کہ
 یہ قول آپ کا نہایت صحیح و درست ہے امام صاحب کی تصنیفات سے اونکا
 یہ شرف بخوبی ظاہر ہے فقط مورخہ ۱۰۰۰ فی ۱۰۰۰

العبد
 مرزا محمد جالندہری مصنف مائے کورٹ

آسمانی غیور و اذیت مند محمدی - مہر محمد
 ۱۲۸۳

فصل دوم
 نقل تحریر ممبران انجمن اسلامیہ واقع مشن سکول گوجرانوالہ منت
 جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور
 بلجائی مسلمین و ماواہی مومنین جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب

تسلیم۔ آفرین صد آفرین ایسی مہمت عالی پر یہ بیشک کسی عالم کی لیاقت کا حال اسکی
 تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اسوقت ہماری انجمن ہو رہی ہے بے اختیار زبان سے یہ
 مصرعہ سرزد ہوتا ہے۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ہتم سب مسلمان جو محمد مجتبیٰ
 اسلامیہ گوجرانوالہ ہین شکر بدر گاہ بے نیاز بجالاتے ہین کہ ہماری قوم میں بھی ایسے
 ایسے بے نظیر مسلمان ہین خداوند کریم آپ کی مہمت میں برکت دیوی کہ آپ ہمیشہ اپنی
 تصنیفات سراپا برکات سے مسلمان کو فیض پہنچاتے رہیں۔

ممبران انجمن اسلامیہ گوجرانوالہ۔
 بقلم محبوب عالم سکریٹری انجمن مرقوم ۱۹ اپریل ۱۹۶۶ء

بلا خط مہربان خالصان حافظ محمد اکبر خالص صاحب
 مرحلہ محمد علی عفی عنہ از کانپور

مقام دہلی
 ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۶ھ ہجری
 بالفعل سنا گیا ہے کہ ایک انجمن اسلامی دہلی میں قرار پائی ہے آپ اور شفقی مولوی عفی عنہ
 صاحب وغیرہ اس کی ممبر ہین اور عہدہ انتظامیہ امام المناظرین جناب مولوی سید ابوالمنصور
 صاحب میر مجلس ٹہرے ہین یہ سکرطبیعت نہایت خوش ہوئے خداوند کریم اس مجلس کو
 مع اس کے حامیوں کے قیامت تک قائم رکھے اور گمراہوں کا رہنما بنائے۔

۵۲
 حضرت مولانا محمد علی عفی عنہ
 کا پتہ: لاہور، قلعہ، قلعہ، قلعہ
 حضرت مولانا محمد علی عفی عنہ
 کا پتہ: لاہور، قلعہ، قلعہ، قلعہ

نقل خط از جناب انجمن اسلامک لکھنؤ جوین مولانا محمد جراح علی صاحب دہلی منصرم و منشی محمد عزیزی علی
 صاحب داروغہ اعظم علی صاحب و محمد لیثان خان صاحب و منشی نظیر علی صاحب و عیوہ علی صاحب
 (از انارالامصار مطبوعہ ۱۹ شعبان ۱۲۹۱ھ)

جناب انجمن منظرہ الکتاب مسجد البیت صفا ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
 مقام وصلہ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
 ۱۲۹۱ھ میں ایک یادداشت مجوزہ منصفہ جناب سلمہ مطیع فاروقی بین طبع ہوئی ہے
 ۱۰-۲۰ جلد اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چند حضرات لکھنؤ جناب کی حقیقت حال سے
 نوکل سجدہ یا کہیں کچھ تعلق سے مستفسر ہیں اور انشاء اللہ اگر اس انجمن کی کوئی عمدہ
 صورت ظہور میں آئی تو سب اہل انجمن کو متفق کر کے ایک نائب صدر انجمن یہاں رہے
 اور جناب کو صدر انجمن قرار دیں۔ آمد و خرچ یہاں کا صرف جناب افسر رہیں۔
 ۱۰ راقم نظیر علی کستہ میں لکھل انجمن لکھنؤ فقط ۱۰

ایضاً از جانب فاضل اجل عالم یے بدل مولوی سید محمد رضا
 صاحب شیعہ ابن مولوی مفتی ڈلدار حسین صاحب شیعہ

بسم اللہ خیر الاسماء

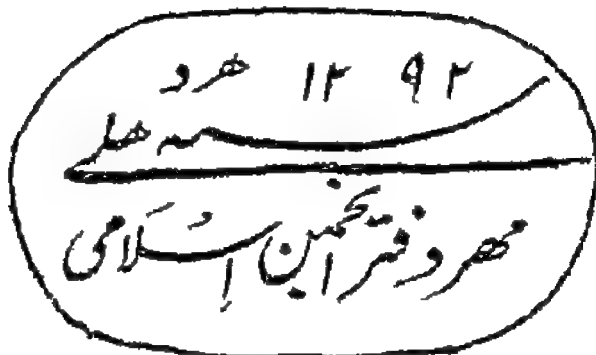
نحمدک یا من امرنا تمسک الثقلین واعتماد الجبلین احدهما اعظم من الآخر لا ریب فیہ ولا یزید
 وفضل ولسلم علی خاتم انبیاءک ورسید رسلاک وحیدک وصغیرک محمد المصطفی الذی
 فی الدارین وعلی آل نبیک وعترة رسولک المصطفین۔ اما بعد فصحفاً لهذا الذی ہر قدر نعت نبیہ
 اعلام افضلہ ونبأ الانباء هذا العصر قد غلبت علی اراکم الجبال الی ان غیر وادین اللہ
 الاسلام وعقلوا الفرائض والاجکام منسبۃ من الاسلام الا اسما ومن القرآن

الارسماء وضلوا عن لصلراط المستقیم واولاد بارسم عن النج القویم خام اشکو
من غواہتم وضلالتهم وشرورهم وجہالتهم وقد ضعف الاسلام من اراہم الفاسد
وعقولهم الکاسدہ فتوز بالبدن شرور الفسناحتہ لعبث الدبر جلا حلیماً امام الفتن منظرۃ
اہل الکتاب وفاضل کریمیا من نسل سلالتہ الاطیاب سلام الد علیہم الی ان رتبت
بالحجاب لا غروانہ امام ہذا الفتن وحید الزمن الی المنصور جزاء اللہ عن الاسلام
خیر الجزاء وحماہ عن شرور الاعداء فانتہ ایدوین الاسلام کما اید جده خیر الانام علیہ
والسلام وغایۃ الاجتہاد فی اعلامی کلمۃ الاسلام۔

حررہ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ القوی محمد بن حسین علی المعروف بسید محمد رضا اللہ
ابن المولیٰ منتقل الی جوار القدس مولانا مفتی السید ولد ار حسین اعظمی بکامہ
ترجمہ میں تیری حمد کرتا ہوں اسی وہ جس نے حکم کیا ہے ساتھ ہمسک ثقلین اور
اعتقاد جبلین کی ایک اون میں سے عظیم تر ہے دوسری سی اس میں شک نہیں
ہے اور میں صلوٰۃ اور سلام بھیجا ہوں اور پختام تیری انبیاء کی اور سردار تیرے
رسولوں کی اور تیرے حبیب اور صفی محمد مصطفیٰ پر جو کوئی برگزیدہ کیا ہی دونوں
جھان میں اور اوپر آک نبی و عترت رسول تیرے کے جو برگزیدہ ہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ کی فوس ہے واسطی زمانہ کی تحقیق جس میں بلند کئے گئے ہیں علمائے
ضلالت اور افوس ہی واسطی اہل اس زمانہ کی جن کی راؤں پر غالب ہوئی ہے
ہیانتک کہ بدل دیا ہی دین خدا کو اور بیکار کیا ہے فرایض و احکام کو پس نہایتی
رہا اسلام سے لیکن ہم اور قرآن سے لیکن رسم اور گمراہ ہوئی اور گمراہ کیا صراط مستقیم
سے اور پٹھانہ پیر لے راہ مضبوط سے کہانتک شکایت کردن اس کی گمراہی و ضلالت
اور شرارتوں اور جہالت کی اور تحقیق ضعیف ہوا اسلام اون کی آرا می فاسد ہے اور
موقوف کاسدہ سے پس پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ خدا کی اپنی نفوس کی شرارتوں

ما تلمذہ برکتیہ کیا خدا سے مروی علم اعداد میں فن مناظرہ اہل کتاب اور فاضل کریم نسل سلالہ اللہ
سے امام ہو خدا کا اولن پر جب تک کہ معدوم ہوا قباب بنین شک ہی کہ یہ شخص امام اس
فن کا اور کچھ نامی زمانہ ہی یعنی ابوالنسب و جزادی اللہ اولن کو اسلام سی بہترین جزا اور غوث
یکے اولن کو شریعت اسدا کی پس یہ تحقیق ادھون فی تائید کی دین اسلام کی جبریل تار کی
اولن کی جد بزرگوار حضرت خیر الانام عالم نے اور کوشش کی بدجہ نایت بیچ فدا کر کے کیا یہاں



تمہ روڈ او منفرد دوم ماہ اپریل سنہ ۱۰۱۰ عیسوی

مہر و فخر این اسلامی

جلسہ امروزین ممبران منسلکہ دلی ردفی بخش انجمن ہوئے۔ حاجی قطب الدین صاحب

صدر انجمن۔ مولوی الطاف حسین صاحب حالی مدرس مدرسہ عربی۔ مولوی الفت حسین

صاحب مدرس مدرسہ عربی۔ سید صغریٰ صاحب سہشت سکرٹری رونیو کلرک ہندوستانی

منشی خیر الدین صاحب سہشت سکرٹری مدرس مدرسہ۔ مولوی محمد شاہ صاحب

مدرس مدرسہ انجمن۔ حاجی غلام اولیا صاحب۔ حکیم فقیر الدین خان صاحب بیسپل

کمشنر دہلی۔ خواجہ شرف الدین مودودی۔ منشی غلام حق صاحب۔ منشی محمود الحسن

صاحب۔ سید قاسم علی منشی سرشتہ انجمن۔ خواجہ علی احمد خان صاحب اجماری سکرٹری

دفعہ سوم۔ مضمون فضیلت دعوت اسلام منصفہ قباب امام فن مناظرہ اہل کتاب

سید ناصر الدین محمد ابولمصور صاحب منشی نجم الدین صاحب اسٹنٹ سکریٹری لکھنؤ
 پیر ماجوں کے مضمون مذکور لطف و مہمانت عبارت کے علاوہ اثر بخش ہونے میں بھی بے نظیر
 تھے اور حرارت اسلام کو تقویت دینے والا ہے اس واسطے سب حاضرین جلسہ اس کے
 سنے سے نہایت خوش ہوئے اور امام صاحب مجددی اس سیر یا مہمت اور دلیری کو
 انجمن تہ دولہ مداح و ثنا خوان ہوئی فی الواقع ہمارے شہر میں ایسے آفتاب علم و حامی
 دین محمدی کا نہ ملے گا گوں کی بڑی خوش طالعی ہے بلکہ گروہ مسلمانان کی باعث فخر
 میں اگر آئندہ ہی اس قسم کے مضامین ہدایت شخون منشی نجم الدین صاحب لاکرا انجمن
 بڑا کریں تو نہایت بہتر ہے اور بذریعہ ارسال نقل روئند و ہذا جناب امام صاحب کرم
 سے یہ درخواست کی جاوے کہ جناب مدوح الذکر بھی بنظر الطاف اپنے مضامین و خط
 انجمن میں لطف فرمایا کریں تاکہ انجمن بھی دولت ہدایت سے سرمایہ اندوز سعادت یابی
 ہو کر بے بعدہ وقت نماز قریب آیا اور بعد شکر یہ صدر انجمن جلسہ برخاست ہوا

قاسم علی منشی انجمن

اصغیر علی دام مقام سکریٹری

ایضاً از مولوی سید اکبر علی صاحب مدظلہ

کیا مجھے جناب پیر و مرشد مولانا صاحب مولوی خواجہ عبد اللہ صاحب امر و ہوی رحمۃ
 علیہ نے بیان فرمایا تھا کہ میں فی ایک روز خواب میں دیکھا کہ مجلس بزرگان اور اولیاء اللہ
 رحمہم اللہ کی قائم ہے اور اس میں میرے پیر و مرشد حضرت حافظ محمد موسیٰ صاحب
 شتی مانیکپوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما ہیں اور اس مجلس میں ایک رسالہ لکھا
 پڑھا جاتا ہے تو اس باب میں حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کے
 مصنف امام قرن مناظرہ الکتاب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب جو کام کر رہے ہیں
 اون کی ایک گٹری کا یہ کام ہماری خانقاہ کی اس تمام شب بیداری اور اذکار اور

اشغال ہی تو اب میں عند اللہ بدرجہ ماہر و برتر رہتا ہے۔ حمد و سید محمد اکبر علیہ السلامی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علاوہ اسکے ہزاروں شرفاوردوساروعلماوسے جو یہ تسلیم امامت جنتا۔

امام صاحب تحریرین ارسال فرمائی ہیں ادن سبکی گنجش

یہاں ناممکن ہے لہذا انہیں ہی بعض تحریر

نقل کی جاتی ہیں

ارباب سید عبداللہ الشرف عم سجادہ السنین کچھو کچھ شریف حضرت مخدوم سلطان سید اشرف

جہانگیر مرقومہ ۲۵ ذی قعدہ ۱۰۹۲ ہجری در خط موسومہ سید نصرت علی صاحب مالک نامہ

تجدت بابرکت نیاب فیض ماب حامی دین اسلام مقرر مدار نامہ صاحب امام فن مناظر و ملک

مولوی محمد ابوالمنصور صاحب لازالت شمس فیوضہ باندختہ سلام علیک و قلبی لکھنا

ایضاً مرقومہ ۸ ذی قعدہ ۱۰۹۲ ہجری بنام سید نصرت علی صاحب مالک ناصر الاخبار دہلی فقط

ایضاً صاحب اسامی اچھین صاحب مدرسہ مدرسہ لاہور ملک اودو۔

ایضاً افغان خان وکیل سرکار ابد قرار بغیر آخر الزمان مسلم در خط مرقومہ ۲۴ مارچ ۱۰۹۲ ہجری

ایضاً آفتاب عالی صاحب خلیفہ سید محمد حسن صاحب علی وزیر اعظم ریاست پٹنہ در خط

۱۵ جنوری ۱۰۹۲ ہجری بنام سید نصرت علی صاحب۔

حضرت مولوی سید نصرت علی صاحب زاد غنیانکم۔ عنایت نامہ بیونجا اور شہ سلطان

کوہنگر نہایت خوشی ہوئی خداوند تعالیٰ یہ اعزاز آپکو مبارک کرے۔ کتاب نوید جاوید

اور دولت فاروقی دیر ہوئی بیونجا گئی تین لیکن کچھ اب اتفاق رہا کہ مین اون کی

آپکو بہنیں لکھ سکامعاف کیجئے۔ حضرت امام صاحب مدظلہ کی یہ خدمت دینی اس قابل

ہے کہ سب سلمان کیا شیعہ کیا سنی اوس کی سب شکر گزار ہوں خدا اوکو اس کی جزا سے خیر

بے عجب کام کیا ہے اور عجب طرح سے عیسائیوں کی تسفی کی ہے میری طرقت بہت

دعاری و ثبات کی بعد سلام سنون کہئے اور جو کچھ لکھنا ہو گا پہر لکھون گا دالسلام۔

۱۵ جنوری ۱۲۹۴ء عیسوی فقط۔

ایضاً مولوی حکیم محمد حسن صاحب اناجی شیرلیف در خط مرقومہ ۲۲ شوال ۱۲۹۳ھ ہجری۔
مصنف تفسیر شاہی۔ اقرار امامت جناب امام صاحب۔

ایضاً مولوی فخر الحسن صاحب مدرس مدرسہ خوجہ در خطوط متواترہ۔

ایضاً نواب سلطان شہیم محمد حسین علی عرف بک نواب جاگیر دار ہر لور در خط موسومہ مولو
سید نصرت علی صاحب مرقومہ اسم گشت شدہ اع۔

اس میں ایک غزل لغتہ ملفوف کرتا ہوں جو حال میں میں نے لکھی ہے۔ آرزو ہے کہ غزل کو
جناب قطب العارفین امام فن مناظرہ ابھکتا جناب مولانا ابوالمنصور صاحب مدظلہ
کے حضور آپ کی زبان سے سنواؤں اور دعاؤں کہ سخن میں شیرینی آجائے فقط۔
ایضاً اقرار امامت جناب امام در خط مرقومہ نواب احمد علی خان صاحب۔۔۔۔۔

..... مرقومہ ۸ جنوری ۱۲۹۴ء از مقام بہاؤ ضلع بلنڈ شہر۔

فصل سوم

مولوی سید محمد ابوالمنصور میرے ساتھ بائچ چہ برس رہا اور اکثر وقت توریت انجیل کے
دریں میں بہت کوشش سی صرف کیا یہ ایک رئیس ہی کہ جبکا چال چلن بہت اچھا ہے
میں ہر طرح لھتیں کر سکتا ہوں کہ وہ ایک ذمی لیاقت عالم پاک کتابوں توریت انجیل
کا متفرق زبانوں میں ہے اور بہ سبب شائق ہونے کے حاصل کی ایک عمدہ لیاقت
ہندی میں علاوہ اردو فارسی وغیرہ کی اور کس قدر انگریزی اور رومن کرکٹر لکھنا اور
پڑھنا صفائی سے حاصل کیا اور اچھی ترقی کی بیل کی علم میں اور میں ہر طرح سے
الھتیں کر سکتا ہوں کہ وہ ہے عمدہ خاندان مسلمانوں میں سے اسکے خاندان کے لوگوں کو

مین جاما ہوں کہ بہت بڑے درجہ کے ہیں اور مین لی ادوہین دیکھا ہی ہے اسلئے مین
(دستخط) جے۔ ال۔ اسکاٹ۔

لنڈن پور یکم نومبر ۱۸۸۹ء

مولوی سید محمد ابوالمنصور نور پورس می میرے ساتھ ہے۔ یہ شخص ہے اچھا کامل تحصیل
مین اور میرا سرگرم معلم اور اچھا شائق متفرق زبانوں مین اور عمدہ عالم میل کے علم
اور عیتہ ترقی کی اس مین۔ اگر خوبان جو کہ میرے تفسیر مین مین اسکے سبب سے بہتر
(دستخط) جے۔ ال۔ اسکاٹ۔

دیرہ دون ۱۲ مارچ ۱۸۹۰ء

سید محمد ابوالمنصور نے مدد دی محکمہ ترجمہ کرنے مین ایک مہینے تک میری کامل
کامل قسے کی ساتھ جب مجھے فرصت ہوگی مین اسید کرتی ہوں ستر و س کر سنے
کو کام ساتھ اسکے۔ (دستخط) سید و ایکف۔

لنڈن پور ۱۲ مارچ ۱۸۹۰ء

میرے عزیز کاٹ صاحب۔ ہربانی کر کے مولوی سید محمد ابوالمنصور سے کہیں
کہ سید کہ مین فی اپنے رسالہ کا وہ حصہ پڑھا جس مین ادوہون لی اصلاح دی ہے
اور مین اس اصلاح سے خوش ہوں اور اس سے پوچھو کہ باقی کی ہی اصلاح
اصلاح کرو مین اصل مسودہ بھیجا ہوں۔ آکا خیر خواہ
جے۔ آف۔ اولین

میرے سامنے امتحان دیا سید محمد ابوالمنصور نے اور میت داخل مین جواب دے
پڑھا تب چند سال باوردی اسکاٹ اور باوردی جان بیر صاحب وغیرہ سے بہتر
مین خوشش ہوں اس کی لباقت معلوم سے جواب دے پاک کتابوں مین اصل
کے اور مسلمانوں مین یہی بیلا تخص ہے مین ان کتابوں کو دست برد قرار
ہے۔

۲۹ ستمبر ۱۹۴۳ء

فی الواقع جناب مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب - حافظ بورتیت و انجیل بدین اکثر بحث اُم
مباحثہ بندہ سے بھی ہوا ہے۔ ضرور علم مناظرہ میں کمالیت عمدہ بخوبی رکھتے ہیں۔ فقط
۲۹ نومبر ۱۹۴۳ء

بخدمت جناب مام فن مناظرہ اہل کتاب سید محمد ابوالمنصور صاحب
صاحب من۔ میں نے آپکی کتاب نوید بادیا ایک شخص سے عاریتہ لیکر مین سو صفحہ تک سراسری
طور پر پڑھا جقدر کہ میں اسکو پڑھا ہے پسند کرتا ہوں لیکن مجھے نہایت افسوس سبب لگتا ہے
کہ وہ کتاب میری ذاتی ملکیت تھی عنایت کر کے اس کتاب کی ایک جلد مع فہرست ان
کتابوں کو جو اپنے ہمارے خلاف لکھے ہیں میرے پاس بھیج دیجئے کمال شکر گزار ہو لگا۔

آپکے تابعدار ہونے میں مجھ پر فخر ہے
{ جی۔ کیو۔ ایس۔ پیو فاس۔

۱۸ اسی ستمبر
از مقام مظفر گڑھ

یادری آر ہا سکشن صاحب مقیم بایون مشن کی کوٹھی۔
۶ جولائی ۱۹۴۹ء

بخدمت جناب مولوی ابوالمنصور صاحب مام فن مناظرہ اہل کتاب۔
بعد ما وجب مدعا یہ ہے کہ ہم کو چند مسائل کی نسبت عقیدہ اہل اسلام از روئے قرآن شریف
دریافت کرنے منظور ہیں۔ امید کہ آپ سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات سے بروئے قرآن
شریف نہ جوالہ حدیث نبوی مطاع فرمائیں گے۔ انتہا
واضع ہو کہ ان سوالات کے جوابات یادری صاحب کو بھیج دیئے گئے۔ اور اجارہ فرد خشان
میں یہی چاہئے کہ جنہیں یہ کہہ پاوری صاحب نے کچھ اعتراض نہین کیا۔

میں جاسا ہوں کہ بہت بڑی بیوقوفی ہے۔ نمبر ۳۶ جلد ۳ صفحہ ۲۸۳ شروع

پیری ویری صاحب کا اقرار

۱۔ امام من مناظرہ کی خدمت میں یہ انہاس ہے کہ سلطنت روم انگلستان دروسیدہ
بریشیا و فرانس امریکہ وغیرہ سلطنتوں پر کن کن امور کی نسبت سرفراز و ممتاز ہے۔
(ایضاً کالم ۱) اگر فی الواقع یہ معنوں امام موصوف کا لاجواب ہے تو ہمیں اسکو جاننا

کچھ بکھانا محض فضول اور بیکار ہے

۲۔ (ایضاً صفحہ ۲۸۴ کالم ۲) ہم جناب امام من مناظرہ سے ان سولو کو جواب طلب کرتے ہیں۔

۳۔ (ایضاً کالم ۲ صفحہ ۲) ہم ان کلمات مصطفیٰ امام صاحب کے کمال متفکر ہیں۔

۴۔ (ایضاً کالم ۲ صفحہ ۱) حضرت امام من مناظرہ جو ایسی سلطنت روم پر نازان ہیں سلطنت کو

کی کوئی خفیت بیان کریں

۵۔ (ایضاً کالم ۳ شروع) اہل نبود ہر صورت سے تمام کاروبار میں مقدم نظر کرنے میں اگر یہ بات

جوئی ہو تو امید ہے کہ حضرت امام من مناظرہ خلاف ثابت کریں گے۔

نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ نمبر ۴ جلد ۳ صفحہ ۳۱۳

پیری ویری صاحب فرماتے ہیں

۱۔ اخبار ہر درخشان ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ جناب امام من مناظرہ انکلمات سیدنا لیدین محمد رسول اللہ

صاحب فرماتے ہیں کہ پہل سے نہ مانے میں پادریا جو نیکی بدولت اسکا رواج نہایت بڑی ہے

ہے۔ کہ سیکڑوں مدرسے چاروں اور خاکروہن کے واسطے ہندوستان میں جاری ہیں۔

امام صاحب کی اس گواہی سے ہم نہایت خوش ہیں کیونکہ یہ گواہی مسیح کی دنیا کے بجا

دہندہ ہونے پر دلالت کرتی ہے

۲۔ (ایضاً از عدن) بی۔ فرانس رومن کا تو کچھ چیلین۔ درجی انگریزی موسومہ

سید نصرت علی صاحب۔ اقرار امامت جناب امام صاحب

النبي اعزني انكريني اخبارك طبعه لندن فيم قروى مشاع جلد انمبر ۱۶ صفحه ۲۹
 The S. M. Macleod Nassir Ali Khan
 Nassir Ali Khan

We present our readers with the portrait of a gentleman who is a descendant of the highest family of the Indian Community. By Caste he is a "Tyed" noble of the highest lineage.

A glance at his portrait will at once convince every one of that rare intelligence which adorns the subject of our notice. He was born 17 Shawal A.H. 1264, & is now 31 years of age.

His family has been famous from time immemorial for learning. His ancestors have held high offices under the British Govt. & native princes. His brother the Tyed Nassir Ali holds a high office under the British Govt. His father also, the Tyed Nassir Ali, is a member of the Imperial Legislative Council. The Tyed Nassir Ali is an accomplished scholar.

فصل چهارم

مولوی سید محمد ابوالمنصور صاحب نام من مافرد و اعطاء اسلامی کہ جبکا ذکر بیشتر و روح اخلاقیہ چھٹکا کر
کر جب زندہ دلائل غیر خدا اسلام و بیدار معتران بانگ و نام دور و نزدیک یعنی کھنڈ فیض آباد۔
بنارس۔ رامپور وغیرہ سے مولوی صاحب مدد و روح کا حال اوسی وقت سے جبکہ وہ الہ آباد
میں بمقام مدرسین اسلام سینہ پستھے خوب محام کر چکے ہیں لیکن اہل غفلت کو یہی کہ جو معلوم
دینی اور دنیاوی کی طرف بہت توجہ نہیں رکھتے اس بات سے واقف ہونا ضرور ہے کہ
یہ وہ مولوی موصوف ہیں کہ جن کے اشتہار بدعوے بل میں تناظر اوس وقت میں جبکہ دور
دور کے پادری بھی وہاں جمع تھے ہندوؤں تک الہ آباد میں لگے رہی اور جنہوں نے بار بار سلام
یہہ انعام پکڑا یا کہ جو کوئی عالم عیسائی میرے یا تو نکالیا جواب دے کہ عام پسند ہو تو لاہور لائے
فی جواب دے کہ روپیہ اوسے دو لگا اور جن کے دھوکے وقت اکی طرف صفت عیسائیوں
کی اور دوسری طرف صفت یہودیوں کی اپنے ہی مذہب کے تردید سننے ہوئے حاضر
ہوتے تھے سبحان اللہ آئینک ایسا خوش کلام و اعطافیتہ سچ نہر دل عزیز کہ انگریز
بھی جسکے مباحثہ اور وعظ کی مداحی کرتے ہیں ہندوستان میں کوئی دوسرا سنا نہیں
گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ پادری ڈیوڈ صاحب وغیرہ ولایتی پادری جبکہ مولوی صاحب
سے مباحثہ کرنے کو آئے تہی بعد دور کے اتمام حجت کی بھی استعداد راضی و خوشنودگی
کہ وقت برفاست مجلس کے سرعام پادری صاحب نے فرمایا کہ میں سال بہر اس طرح آپ کے پاس
حاضر ہو سکتا ہوں۔ پس سمجھ لینا چاہی کہ یہ ہدایت مولوی صاحب کے لکھنا داہی اور کوئی شخص اپنی کوشش
اور تدبیر سے ایسی بات حاصل نہیں کر سکتا فقط از برق خاطر مبدی جلد ۱۱ نمبر ۲۲ مطبوعہ ہندوستان
دو تیا میں جہاں نہیں صاحب کے مشتاق پیدہ کہیں زیادہ ہلال کے
مان باپ اولاد کی تعلیم میں اپنے سارے جان و مال سے مصروف رہتے ہیں لیکن اسلئے کہ

لگوں میں تجھ کو ال نہیں ہوتی۔ اوس سارے مصاف اور ان باب کی محبت کو استاد کی مائت سے کچھ کم نہیں جانتے اور جب وہ زمانہ آتا ہے کہ لگوں کی نظر میں بعد ایک مدت دراز مکان کی ساری پرورش اور جانفشانی کی قدر پیدا ہوتی ہے ان باب کی زندگی تمام ہو جاتا کہ وقت آجائے اگرچہ پہلے ایک چھوٹی بات ہو کہ نیک دنیا کے سارے اسباب ہمیشہ پائیدار اعتبار سے گرسے ہو ہیں اور خواہوں کی مراتب بند پر نظر کرنا چاہے کہ جو آخرت کی نعمتوں کے واسطے لوگوں کو ترغیب دینے ہیں اپنے سارے ہمت صرف کر کے میں پہلے آپ اس کے سیکھنے میں ہزاروں روپیہ خرچ کر کے دیا رنگ تعلیم پاتے ہیں پھر بی آدم کی خیر خواہی اوس خزانے کو جو کتنے برسوں میں جمع کرایا تھا بیک وقت ادا ہیں لیکن لوگوں کی ہمت پر افسوس کہ ابھی اس دولت بے زوال کی کچھ قدر نہیں سمجھتے اور جتنا کہ وہ زمانہ آئے کہ ان کی اس عظیم خیر خواہی کی طرف انہیں گاہلین تب تک بقول شخصہ
 آہ کو چاہے ایک عمر اتر ہوئے تک + کون جیتا ہے تیرے زلف کر سر پہ نیک مولوی
 سید محمد ابوالمتصویر صاحب مامون مناظرہ اہل کتاب نے جن کا ذکر کیا
 نمبر ہزار میں ہو چکا ہے جو دنیا کے سارے خوب زشت قطع نظر کر کے خلق ہد کی ضرورتی خواہ
 کیواسطے توجہ تمام فرمائی ہے اس شرے اور نیچے میں صرف فتح گڑھ مشن میں جو عیسائی کہ ایک شریک نعمائے آخرت یعنی دولت اسلام سے مستفید ہوئے ہیں اور انہیں کافر کہہ لکھا جاتا ہے یعنی ملکیو مسیح جو ایڈیٹر پریم میس کا داماد ہو اور فتح گڑھ کے گرجا کی خدمت میں سر اہا جامع مسجد چوک الد آباد میں نماز جمعہ کی وقت شرف اسلام مستفید ہوا اب وہ مکان امام عبد الغنی ہے
 دوسرا عبد العزیز مولوی مراد علی صاحب عیسائی عرف مولوی عبدالعزیز عیسائی اب باب
 کی حیات میں عبد العزیز کے مسلمان ہونے کی چند روز بعد اعلان تمام زمرہ اہل اسلام میں داخل ہوا
 کچھ اسلامی و عظیمی عیسائی مذہب کی تردید میں سر بازار روز پلانٹ کا کہتا تھا تیسرا دلاؤ جان
 جمع مرن و بچہ مشن فتح گڑھ میں عیسائی ہوا تھا اور ایک مدت دوا رنگ باوری صاحب کی تربیت میں
 اور ان کی خدمتوں میں ممتاز تھا ایک مہنت کے قریب گزرا ہے کہ بصدق دل مسلمان ہوا۔ چوتھا

نسل علیؑ کا لگنے والا اکثر اکبر آبادی جو متحدہ زمین پوری مکاٹ صاحب کے پاس بہت غوث کے ساتھ
عیسائی ہوا تھا چند روز گزرے کہ اوس نے عیسائی دین کو ترک کر کے اسلام کو اختیار کیا اس کے سوا
اور مشنوں کے عیسائی جو بخون عاقبت جناب مولوی سید محمد ابو المنصور صاحبؒ پاس مسلمان ہوئے
ہیں ان سب کے واسطے خدا شناسی اور فیروتنی اور عاقبت انکشی اور شفقت خلق اللہ کے ساتھ
اور کوشش تائید اسلام اور دوزخ و نصاریٰ کی تعلیم و تلقین میں مولوی صاحب کا اکثر وقت صرف
ہوتا ہے۔ از اخبار فقید الانام مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۲۶۸ء جلد ۱ نمبر ۳۶۔

پیشین گوئی حضرت مخدوم محمد غوث گوالیاری رح

درجیدہ مہر سیف الاسلام مہدی مطبوعہ نور و ہم جہادی الآخر ۱۲۶۸ ہجری مطابق یکم جولائی ۱۲۸۷ء جلد ۲
نمبر ۳۳۔ قصیدہ و عانیہ جو مطبعہ جہانگیر گاہیہ غوث القطبین و اقطابین حضرت عبدالکیم و حضرت
عبدالرشید و حضرت عبدالرحیم و حضرت عبدالجلیل علیہم رحمۃ الغفار مطابق قول حضرت سید شاہ محمد غوث
جہادری الشطاری تم کو الیری عطر اللہ تر تیرہ بالانا و مصنفہ حضرت سر اسیر برکت سید محمد فخر الدین و جناب
غفران مآب سید احمد صاحب جینی القادری کہ برائے فتح و فیروزی حضرت سلطان موم خلد اللہ لکھ
سلطنتہ مرقوم است چند اشعار از آخر ان نقل کردہ میشوند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَنَا دَلِيَارُ اللّٰهِ لَا غَوْثَ عَلَيْهِمْ وَلَا سَهْمَ حَيْثُ نَزَلُوا

ورنہاں جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب کہ از قول جناب سید شاہ محمد غوث گوالیری
نابت است کہ در ۱۲۶۸ ہجری یک امام صاحب مناظرہ سر دفتر علمائے اسلام نمود از اہل
شہر از سیف اللسانی خود و مشرکان را بدلائل باطلہ بر زمین مزم خواہد نمود۔

تظہم

این دعا ہر ایک بہر شاہ مرسلین

بہر بیٹ یا یا بشاہ بہر شاہ مرسلین

بہر چون چاہد بہر شاہ مرسلین

ہر شاہ محل محمد غوث سال پیر

ایک امام عالم العلما و شہیدان صاحب لکھنؤ پیر شاہ مرسلین -

مشرکین کا رد دلیل دین کند شرمندہ آن فاضل محمد ارباب شد پیر شاہ مرسلین

ہست ابو المنصور آن سلطان علما پیشوا حافظ شاہ داوار ارباب شد پیر شاہ مرسلین

فتح این سلطان آن سلطان محمود ائمہ کلیم بخت نشان پیدا ارباب شد پیر شاہ مرسلین

منشور محمدی مطبوعہ ۵۱۵۱ شمسی ۱۲۷۰ جلد ۲ صفحہ ۳۲ میں از جانب زمرہ اجاب

مرصفت رقیۃ الوداد بڑے عالی مرتبہ کے فضلاء اہل اسلام میں سے ہیں علوم

دینیہ اسلام میں عالم بے عدیل و امام فن مناظرہ اہل کتاب ہیں ۴۱۱

منشور محمدی مطبوعہ ۲۲۲ - رجب ۱۲۹۱ ہجری نمبر جلد ۳ صفحہ ۶ میں مرزا محمد بیگ

اقرار در باب امامت جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور

منشور محمدی مطبوعہ ۱۵۱۵ محرم ۱۲۷۰ مطابق ۱۲ فروری ۱۲۷۰ جلد ۶ نمبر صفحہ ۲

میں ماسٹر یاسن الدین صاحب پینڈا سٹر اسکول مارہرہ ضلع ایٹہہ کا اقرار در باب

امامت جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور

از جانب محمد امان لکھنوی کشف الاجار بیبی مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۲۷۰ نمبر ۳۳ جلد

صفحہ ۵ - جناب فضائل تاب عمدۃ العلماء الکرام حضرت امام فن مناظرہ اہل کتاب

مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور ائمہ فیضیہ نے نہایت عمدہ مضمون فضائل

مستحون دلائل مستقیم سے تحریر فرمایا ہے جس سے اول یہ نیاز مند اپنی درخواست

پر جناب کی طرح کی متوجہ ہونے کا ادائے شکر یہ کرتا ہے ۴

ایضاً مرقومہ ۱۹ ربیع الاول ۱۲۹۱ ہجری بمقام سید نصرت علی صاحب

کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۲۱۲ مارچ ۱۲۷۰ صفحہ ۲۳۱ میں سید نادر علی شاہ سیفی ڈیپٹی

اجارہ نگار کی طرف سے اقرار ہے کہ مولوی سید محمد ابو المنصور صاحب حقیقت میں

فوق مناظرہ اہل کتاب کے ایسے فاضل ہیں کہ ان کو امام سمجھا جائے ۴

مالک جبار لوح محفوظ مراد آباد محمد ہدی حسین خاں صاحب خط رقمہ ۱۶ مارچ ۱۳۲۹
بنام سید نصرت علی صاحب بندہ خدمت اقدس جناب لانا امام فن مناظرہ اہل کتاب
سلام اللہ تعالیٰ دست بستہ تسلیم بندگانہ برسد۔

ایضاً سید مرتضیٰ قادری ہتھم اخبار جریہ روزگار مدراس و پریس مطبوعہ ۱۲ فروری
۱۳۲۹ء شمارہ ۷۰۔ جلد ۲ صفحہ ۲ کالم آ۔ اقرار نامت موصوفہ۔
پنجابی اخبار لاہور ہاتھم منشی محمد عظیم صاحب مطبوعہ ۱۹ ستمبر ۱۳۲۹ء جلد ۱ نمبر ۳۸
صفحہ ۱۰ میں اقرار نامت موصوفہ۔

اخبار انجمن پنجاب مطبوعہ ۴ فروری ۱۳۲۹ء نمبر ۵ جلد ۷ صفحہ ۵ کالم ۳ میں اقرار نامت
جناب نام فن مناظرہ الکتاب سید ناصر الدین محمد ابو المنصور۔
سراجیو تانہ اخبار مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۳۲۹ء نمبر ۱۱ جلد ۱ صفحہ ۱۱ میں از جانب مولوی
محمد مراد علی اڈیٹر اخبار مذکور اقرار نامت جناب نام فن مناظرہ اہل کتاب
سید ناصر الدین محمد ابو المنصور۔

اخبار روزانہ لاہور کا پتور مطبوعہ ۳۰ اپریل ۱۳۲۹ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۲۹ء ہجری جلد ۱
نمبر ۱۱ صفحہ ۷۰ کالم ۱۰ میں لکھا ہے کہ ناصر الاسلام منیمہ ناصر الاخبار دہلی نمبر اول
عنایت مولوی سید نصرت علی صاحب ڈیٹر و منیر اخبار موصوفہ ہمارے مطبع میں
آیا مشکور فرمایا۔ یہ عجیب اخبار گوہر بار ہے معین ملت تبدل البر ہے یعنی
ضروری خبریں اور مضامین ترقی اسلام پیش و نایاب ہیں۔ اور اعتراضات
اجناس کے جوابات لاجواب ہیں و درق غلامہ و عظیم جناب نام فن مناظرہ الکتاب
میں گوہر مضامین کے انبار لگائے ہیں اور اپنی طرز تحریر کے کمالات
دہائے ہیں اور اسکے ہمراہ رسائل غیر مطبوعہ جناب نام فن مناظرہ الکتاب
کے دو ورق پر علیحدہ جمع فرماتے ہیں۔ الخ

کتاب الغام عام

مصنفہ عالیجناب یام فن مناظرہ الکتاب سید محمد ابو المنصور صاحب

یہ وہی کتاب ہے جسکا اشتہار ہم ۲۲ جون ۱۳۳۸ء کے صحیفہ میں مفصل و مشروح طرح کر چکے ہیں اس ہفتہ میں یہ کتاب مستطاب ہمارے دفتر میں پہنچی فی الحقیقت کتاب نہایت عمدہ ہے یہ کتاب آئینہ اسلام مصنفہ پادری سمویل لونس صاحب و پادری حبیب علی مطبوعہ امریکن مشن پریس لکھنؤ ۱۳۳۸ء کے جواب میں ہے۔ یہ علم مبالغہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب کی محنت اور عرق ریزی اس کتاب کے لکھنے میں قابل داد دینے کے ہے کیونکہ پادری صاحب کو ہر قسم کی کتابیں اور کتاب تیار کرنے کے سامان یاد کرتی ہے موجود ہیں وہ یہاں سب مفقود ہندوستان پر ایسے اسلامی تصنیفات آبائی مل سکتی ہیں جن میں ایک ہی کتاب میں سب سہ قون کا ذکر جو آئینہ اسلام میں دکھائے گئے سدرج ہیں اور عیسائی تصنیفات میں آج تک کوئی کتاب ایسی باقی نہیں گئی جس میں عیسائی فرقوں کا ذکر کیا ہے یہی کتاب میں بلجائے اس سبب سے کئی زبانوں کی بہت سی کتابوں میں تلاش کرنا پڑا علاوہ اسکے الغام عام میں ہر کتاب کا صفحہ سطر سنہ طبع وغیرہ مبرا کامل طور پر درج کئے گئے ہیں جن سے کتاب کا وثوق اور اعتبار بڑھ گیا ہے یہ ہمیں یقین کرتے ہیں کہ پادری صاحبوں کو بعد مطالعہ اس کتاب کے بھی جو صلہ لکھو کا باقی رہے گا بلکہ اغلب ہے کہ آئندہ اس مناظرہ سے دست بردار ہو گئے۔

بہت دہر می کرین تو اذریات ہے۔ ہم بھی مصنف صاحب کا شکریہ ادا کر کے شکر کہ وہ بعد اپنی اوقات عزیز کو ایسے کاموں میں صرف کرتے ہیں اور دین محمدی کی تحفہ مانیں۔ جنہاں اخیر الخیر فقط از پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۲ جون ۱۳۳۸ء جلد ۲۹

نفل عبارت محمد بن عبد المجید صاحب واعظ اردو و فارسی مطبوعہ
 غنیہ سیر خواہ عالم نمبر ۲۵ جلد ۲ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۳۸۲ء صفحہ ۵۸
 جو کتاب مسیح الدجال کی باب میں لکھا گیا

اگر آپ کو جواب کی ایسی ہی جلدی تھی تو کسی شادی اسلام خصوصاً امام فن مناظرہ ملکیت
 محمد ابو الہند صاحب سلمہ الدتالی عن آفات الدہر و شر الشر و کفایت عالی
 بیچیدیتے اگر غیرت مند ہوتے ہر کہی مقابل اہل اسلام بات میں قائم نہ لیتے لیکن اولیٰ کی
 خدمت میں کینہ نہ کر سچے اگر خوب معلوم ہے کہ وہ نیاز نامہ کا جواب چہ روز میں اور
 آئینہ اسلام کا جواب اگر روز میں لکھ چکے ہین بلکہ بہت کچھ تحریر فرما چکے ہین مگر
 کو خوب خوب سنا چکے ہین -

صاحب قاسم الاخبار من بکلو کا قول اسی باب میں در ضمن اوصاف
 جناب مولوی محمد سید نصرت علی صاحب مالک نصرت المطالع
 دہلی مطبوعہ قاسم الاخبار نمبر ۱۱ جلد ۱

مولوی محمد نصرت علی صاحب جناب امام فن مناظرہ الکتاب مولوی محمد ابوالہند
 صاحب کے جواب جاریہ نامہ ہند میں ایسا عدیل نہیں رکھتے خلف الرشید احمد
 حاذان اہل فصل و کمال سے ہین فی تحقیق بزرگ زادہ ہین الخ

اور سید طرح و بیلا صاحب مطبوعہ ستمبر ۱۳۸۲ء جلد ۱ نمبر ۱۷ اور جناب مولوی
 سلطان نمبر ۲۷ جلد ۱ و بشور محمدی نمبر ۱ و سیکرٹ نمبر ۱۷ جلد ۱ و خواہ عالم نمبر ۱

فصل پنجم

اولیٰ مآثور کے بیان میں جو خاص جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب محمد ابوالہند صاحب

لوگستون سی علاقہ کہتے ہیں۔

وعظ رد نصاریٰ کی عظمت کا اظہار

۱۔ جناب امام فن مناظرہ الکتاب نے جب سجد اور مکان میں صرف مسلمانوں کے درمیان
 حقیقتہ وار شروع کیا اور چونکہ وہاں سامعین میں کوئی غیر مذہب والا نہیں ہوتا تھا اس لئے
 صرف اظہار فضیلت وعظ رد نصاریٰ پر اکتفا کیا گیا اور وقت میرے معصوم صاحب مالک مطیع قاضی
 دہلی اور بعض لقاات نے اس طرح گمان کیا کہ جناب مدوح اوس قسم کے بیان میں دو ایک
 وعظ سے زیادہ نہیں بیان کر سکیں گے اور اسکے سوا اسی شہر میں اب تک مسلمانوں ہی
 میں سے ایسے کچھ لوگ موجود ہیں جو اس وعظ رد نصاریٰ کے سبب عیسائیوں سے زیادہ
 جناب مدوح کے مخالف ہیں واقعی **۵** ایک حسینی میت تاگرد و شہیدہ ورنہ بیار اند
 در عالم نریذہ پس ان دشمنان خدا کی تادیب اور دینداروں کی ترغیب کیواسطے جناب
 مدوح نے اوس وقت برابر دو سال تک ہمیشہ نیا وعظ اوس ایک ہی قسم کے بیان یعنی
 اظہار فضیلت وعظ رد نصاریٰ میں فرمایا اور جو کچھ بیان کرنا ہوا اسی پیرایہ میں ہر سنے
 مضمون کو خدا اور رسول کے کلام سے صرف اوس ایک ہی قسم کے ثبوت میں بیان کیا
 خوب ثابت کر دیا کہ لاتخذ الہود والنصارے اولیاء سے مراد اگر دنیاوی رفاقت نہ
 تاہم دینی رفاقت کے اعتبار میں تو کسی کو کلام ہی نہیں ہے اور بعض مسلمان جو خوشامد
 عیسائیوں مخالف وعظ رد نصاریٰ سے ہوئے ہیں اونسے نہ زندگی میں سلام علیک اور
 نہ بیماری میں عیادت کرنا نہ مرے کے بعد جنازہ کی نماز پڑھنا چاہئے کیونکہ یہ سب حقوق
 سچے مسلمانوں کے ہیں اور اگرچہ اوس قسم کے چند منافق اوں کے جنازہ کے ساتھ جمع
 ہو جائیں تاہم آخرت میں ان روسیاء ہوں کو کوئی عذاب جہنم سے نہ بچا سکے گا اصل
 وعظ رد نصاریٰ کی فضیلت ظاہر کرنے میں جنہ سب سے پیشتر کوشش کی وہ جناب
 امام فن مناظرہ الکتاب کے کوئی دوسرا نہیں ہے چنانچہ اخبار خیر خواہ عالم اور شوقی

روانصرا الاسلام میں دو سب و غلط ہمیشہ مطبیع ہو کر مشتبہ ہو جاتے رہے ہیں سب و غلطین
روانصرا سے کو اسباب میں کمال مشکور جناب ممدوح کا ہونا چاہئے ۔ - -

وغلط کا طرز

۴۔ پیشتر داعفین روانصرا سے کا دستور تھا کہ عیانی و اعظون کی طرح بے ترتیب و انتظام
جو جی میں آتا دیر تک و غلط میں لگا کرتے تھے جناب امام فن مناظرہ الکتاب نے باریک دیکھ
کا یہ دستور مقرر کیا کہ اول مختصر خطہ حمد و ثناء بالفاظ رعایت مضمون و غلط اور بعدہ دعا
کی آیت سے و غلط شروع کر کے آخر میں اس مختصر دعا کے ساتھ ختم کرنا کہ اللہم انصر من
دین محمد و حبلا منہم و اخل من خزلہم و لا تجعلنا منہم۔ یہ طرز سب کے پسند آیا کیونکہ
اس میں و غلط کی رونق ہوتی تھی اگرچہ سجدوں میں و غلط کا یہ طرز قدیم سے رائج ہے
بازار کے و غلط میں اسکا رواج صرف جناب ممدوح کا ایجاد ہے ۔ - -

کتابوں میں باب کے بعد آیت کا صرف ہند لکھنا

۳۔ حنفیہ رکتا میں فن مناظرہ الکتاب میں اب تک لوگوں نے تصنیف کیسے اول و دوم
یوں لکھا جاتا ہے باب ۱۲۔ آیت ۱۱ یا باب ۱۲۔ آیت ۱۱ سے ۲۰ تک جناب امام فن مناظرہ
الکتاب نے بطرز اختیار کیا کہ ماں سے پیشتر کا ہندسہ باب کے واسطے اور آخر کا ہند
آیت کے واسطے لینے باب سے آخر کے ہندسہ کے بعد آیت کا لفظ لکھنا کچھ ضروری نہیں ہے
اور اگر ہندسہ آیت میں چند ہا سون کی ضرورت ہو تاہم ۱۱ سے ۲۰ تک کی جگہ صرف اول و دوم
دونوں ہندسوں کے درمیان ایک لکسر لیکل مد لکھنا کافی ہے مثلاً ۱۱۔ ۲۰ اگرچہ یہ طرز بھی عجیب
کتابوں میں رائج ہے لیکن فارسی تحریر میں اسکا رواج صرف جناب ممدوح کا ایجاد ہے
نتیجہ تعیضات جناب ممدوح سے پیشتر کسی کتاب فارسی یا اردو میں یہ طرز نہ پایا
جائے گا اگرچہ اب اسے اردو نے ہی پسینا اور اختیار کیا ہے مگر یہ ایسا ایجاد نہیں
ہے کہ تمام دنیا میں جسے کوئی پہچان ہی نہ سکے۔

نصرانی فرقے منکر مصلوبی حضرت عیسیٰ

ہم یہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جن مسئلوں میں بہت بڑا اختلاف ہے ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ کی مصلوبی کا مسئلہ ہے کہ عیسائی ایمان اور خبات کا مدار ان کے نزدیک اسی پر ہے اور قرآن میں اس کی نفی ہونے سے مسلمانوں کے ذمہ حضرت عیسیٰ کی غیر مصلوبی ثابت کرنا پڑا جس کا کلام الہی واجب ہے جناب امام فن مناظرہ نے اپنے عیسائی فرقوں کے نام باقرا معتبر علماء اہل کتاب کتاب العام عام میں لکھ دئے کہ جو حضرت عیسیٰ کی مصلوبی کے منکر تھے اور وہ ب فرقے زمانہ حضرت عیسیٰ سے قریب اور نزول قرآن مجید سے بہت پیشتر تھے اور کسی مصنف رد نصارے کو اس قسم کے اکیثی گواہ سے بھی کہی واقف کاری نہ ہونی دیکھو العام عام مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری۔

حالت کلمات کفر

۵۔ واعظین رد نصارے اکثر انبیاء علیہم السلام کو برا کہنا اسلام کی حمایت جانتے تھے اور جو کوئی اسکے خلاف صلاح دیتا اوسی اپنی جان چھوڑا نامشکل ہوتا تھا جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب نے یہ سب آفتین گوارا کر کے بہت دلیسہری کے ساتھ اس ناروا حرکت سے واعظوں کو منع کیا دیکھو چار ورقہ یادداشت مطبوعہ ۱۲۹۰ ہجری۔ سواجنا مدوح کے اور کسی نے اس ضرورت پر نظر ناک نہ کی تھی۔۔

کتاب رد نصارے میں عمدہ نظم کو شامل کرنا

۶۔ یہ خبر میں کتاب تصنیف کی جائے اوسیکے مطالب کا صفائی کے ساتھ نثر میں بیان ہونا لوگ غنیمت جانتے ہیں مگر پہلے جسے اپنی تصنیفات مناظرہ اہل کتاب میں باوجود کمال خوبی بیان عمدہ نظم کو داخل کیا وہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب میں اور ان کی تصنیفات سے پیشتر کسی کتاب میں یہ صفت نہ پائی جائے گی۔

اپنے تصنیفات کا جواب لکھنے والی کو نعام کا وعدہ

۱۔ خواب امام فخری منظر اول کتاب کی تین کتابیں تھیں داؤد می جو تھیں جہاں
 پادری عماد الدین جو ۱۶ یا ۱۷ ورق کی ہے اور سہ قسطی خواب مسیح الدجال یا شریعہ
 جو ۳۲ ورق کی ہے اور رقمیہ الوداد جو اب نیاز نامہ شریعہ علی اکبر اسٹنٹ کا
 جو ۳۲ ورق کی ہے بعد اسکے کہ یہ تینوں کتابیں کئی سال پیشتر مطبع ہو کر مشہور ہو چکی
 اور پادری صاحبوں کے ملاحظہ سے گزر چکی تھیں یہاں تک کہ پادری صاحبوں کے تیسرا خواب
 لکھنؤ میں ان کتابوں کا ذکر ہے کئی سال پیشتر مطبع ہو چکا تھا چہرہ دوم یہ فی کتاب دوم
 روپیہ انعام خواب لکھے والے کے واسطے مقرر کر کے دو جینے کی اور مہلت کیسا تہہ شہتہ
 اخبار انالین ہندو خیال اخبار وغیرہ میں جو پورا دیا گیا تھا امداد اختیار دیا گیا کہ خواہ ایک
 شخص یا چند پادری صاحبان اتفاق کر کے ایک کتاب یا تینوں کتابوں کا جواب لکھ کر
 فی کتاب دوم روپیہ لین اور اسکے بعد پادری صاحبوں کے اخبار نور افغان لکھنؤ
 اور مارچ ۱۸۷۸ء نمبر ۱۲ جلد ۲ صفحہ ۷۳ میں عیسائی عالموں کو بڑی غیرت دلائی گئی کہ
 اس حجاج کو کوڑے لگائے ضرور جواب لکھے جائیں اور ان جوابات پر رائے دینے
 کے واسطے یہ نصف مقرر ہوئے۔ اول پادری صاحب ہتم نور افغان - دوم پادری
 حبیب علی صاحب - سوم شریعہ علی صاحب علی اکبر اسٹنٹ انبالہ - چہارم
 سید احمد صاحب بہادر سارہ ہند - پنجم مولوی غلام قادر صاحب گجرات - ششم
 رائے بہادر بہاری لعل صاحب اکبر اسٹنٹ - ہفتم گہنیا لعل صاحب الکوہ داری
 ہشتم سردار دیال سنگھ صاحب امرتسر - نهم ہر سکھ براسے صاحب ہتم کورہ نور لاہور
 دہم نجابی اخبار لاہور چنانچہ نجابی اخبار مطبوعہ ۲۷ مارچ ۱۸۷۸ء نمبر ۱۲ جلد ۱۱ میں ہے
 یہ نامہ ۲۷ مارچ ہو چکا ہے اور بعد اسکے نوافشان مطبوعہ ۲۷ دسمبر ۱۸۷۸ء نمبر ۱۲ جلد
 صفحہ ۳۸ میں ہے اس انعام کا ذکر چھاپا گیا مگر کسی سے ایک کتاب کا یہی جواب ہو سکا
 یس تاریخ ہندوستان و انگلستان میں چھپے اپنے کتاب کا جواب لکھنے والا لکھنؤ

انعام کا وعدہ کیا اور پھر یہی کوئی جواب نہ لکھ سکا وہ جناب امام فن مناظرہ الملکتاب سید
ناظرین محمد ابوالمختار بن اور ان سے پیشتر کہی کسی نے ہندوستان سے انگلستان تک
یہ جو مسئلہ کیا تھا۔ اور اسد طرح کتاب دولت فاروقی کا جواب لکھنے والے کو بعد اس کے
کہ کسی سال اس کتاب کو مطبوعہ دستہ ہوئی گزر چکے تھے دس ہزار روپیہ انعام کا
اشتہار ہوا اور ایک سال کے مہلت دی گئی چنانچہ یہ اشتہار بھی پاور لیا جون کے
اخبار نور افشان لہ بیانہ مطبوعہ ۱۹ اپریل ۱۸۹۷ء نمبر ۱۶ جلد ۵ صفحہ ۱۲۲ کالم ۲ و نور افشان
نمبر ۱۶ جلد ۵ و نور افشان مطبوعہ ۲۳ مئی ۱۸۹۷ء نمبر ۱۸ جلد ۵ صفحہ ۱۲۰ کالم ۲ آئین
ہے مگر اس کا بھی کسی سے جواب نہ ہو سکا اور مدت مہلت گزر گئی۔

اشتہار بدرخواست مناظرہ

۸۔ جناب امام فن مناظرہ الملکتاب نے مباحثہ کر کے واسطے اخبارین چہوایا نچہ نقل سکی ہے
جار اہل الکتاب میں شائع

اگر ہر خند اتریں کوادہ اک مرضی خالق منظور ہے تو اس زندگی میں ہی تحقیق مذہب حق ضرور
ہے اس ملک میں یہ سب پادری صاحب جو دعوت خلق اللہ جانب انجیل فرماتے ہیں
ہندو مسلمان کو علانیہ کلیا میں بٹاتے ہیں چاہئے کہ کسی مجمع عام میں ہم گفتگو کریں۔
انکشاف غوامض صدق و صفا موبو کرین سرعام اس بیان میں بحث و کلام ہو سکتے
والون کو فائدہ عام ہو۔ گفتگو میں با پس ادب کا لحاظ رہے گا۔ جتنے صاحب تشریف لائیں
سب کا لحاظ رہے گا۔ سب صاحبون کو گفتگو کرنے کا اختیار ہوگا۔ ادھر سے صرف
تبدہ پردار و دیر ہوگا۔ اوہین عالون کے قول بیان ہونگے جو عیائی دین میں
مقبول ہیں جو ہی دلیلین پیش ہونگی جو عیائی سمجھ میں معقول ہیں۔ البعد محمد ابوالمختار
پس ان بشرطون کے ساتھ جو اشتہار میں مرقوم ہیں جسے پہلے دعویٰ مناظرہ کیا و صرف
جناب محمود ہیں۔ و یکو ختم خیر خواہ عالم مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء عیسوی جلد ۱۰ نمبر ۱۰

سند معلومات کتب الہکتاب او ہین کی علماء سے

۹۔ حامیان دین اسلام ہیں مناظرہ میں اپنے اعتبار قول کیواسطے جسے پہلے سند معلومات

توریت و انجیل علماء اہل کتب سے حاصل کی وہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب ہیں۔

پیشین گوئی مصرعین اسلام پہیلنے کی توریت سے

۱۰۔ باوجود کثرت تضامین و تضارے اب تک کسی نے ایسی پیشین گوئی کو توریت

میں نہ پایا ہوتا جسے علماء تضارے ہیں اسلام کے حق میں مان لین مگر جناب امام فن مناظرہ

الکتاب نے معتبر علماء سیال کے اقرار سے اپنی کتاب نوید جاوید میں ثابت کر دیا کہ

یہ پیشین گوئی مصرعین اسلام پہیلنے کی بابت ہے اور دوسرے یہ کہ اب تک پہلے جس نے

اوس پیشین گوئی کو ظاہر کیا وہ جناب مدوح ہیں اسکے سوا اور بہت پیشین گوئیوں اور

کتاب میں ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ قیامت تک جو اعتراض اسلام اندوے علم

عقل ہو سکتا ہو اوسکا جواب مفقٹل باقرار علماء الکتاب موجود ہے اور یہ پیشین

گوئی سیاحہ ۱۹ باب اور نوید جاوید کے کلیسیا و صفحہ ۱۳ وغیرہ میں ہے۔

آیات توریت و انجیل کا اپنے بیان میں شرح شامل کرنا کہ انیا ہی قول

۱۱۔ مصنفین کتب و تضارے جب کسی بخلی آئیہ کو نقل کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے

کہ یہ الفاظ مصنف کے طرز بیان سے بیگانہ ہیں مگر جناب امام فن مناظرہ الکتاب کے بیان

یہ وحشت باقی ہین رہی خیاںچہ اون کی سب کتابوں میں نہاردن ایسے مقام ہیں

بطور نمونہ ایک دو مقابل نقل کئے دیتے ہیں باپردی عماد الدین نعمۃ طنبوری ^{چند} میں

لکھتو کو لکھتے ہیں کہ آپ کے حقیقہ کے موافق اگر نجات اعمال حسنہ پر موقوف ہے ایتر اگر

آتا ہے کہ خدا امر محال کی تکلیف دیتا ہے اسلئے نجات ہی محال ہے انتہی۔ لحن دایا

میں اسکا یہ جواب دیا گیا کہ اسے واپسی آدمی کب بچھے معلوم ہوگا کہ ایمان بے عمل مردہ

(یعنی بکا خط ۲ بات ۳ ایضاً ہدایت المسلمین صفحہ ۲۴ میں باپردی کا قول ہے خدا کی نسی

کتابوں پر عمل کرنے کی وجہ بیان کرو جواب عہد نبی الصالحین میں کلام اس لئے کہ مکر اور

بے فائدہ بتا دیتے گے (عبرانیوں کا باب ۱۸)
قرآن و احادیث و عظیمین و نصائک عظمت کا ثبوت

۱۲۔ اب تک وعظمین و نصاریٰ کو لوگ منقبت خوان و غیرہ سے زیادہ جانتے تھے
 امام فن مناظرہ اہل کتاب نے جو کچھ قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے اون کے مراتب کا
 اظہار کیا وہ جناب مدوح کے وعظ نامے مطبوعہ خیر خواہ عالم و منشور محمدی وغیرہ سے
 سے ثابت ہیں خاص کر یہ دو حدیثیں جو صحیح مسلم میں یہ روایت ابو موسیٰ اشعری ہیں۔
 یحییٰ یوم القیامۃ ناس من المسلمین الخ۔ ایضا اذا کان یوم القیامۃ دفع السدالی آخرہ۔
 نیاز نامہ کا جواب چیت دن میں اور آئینہ اسلام کا جواب ایک دن میں لکھا
 ۱۳۔ یہ ہرگز نسب القہ نہیں ہے کہ جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب نے معتبر گواہوں کے
 سامنے چھ دن میں نیاز نامہ کا جواب اور ایک دن میں آئینہ اسلام کا جواب تصنیف کیا
 چنانچہ محمد عبدالحمید و اعظم و نصاریٰ اور مولوی اکبر علی صاحب سابق الذکر
 وغیرہ بخوبی اس سے واقف ہیں۔

منافقوں کی ایذا پر صبر و استقلال

۱۴۔ بعض لوگوں نے سخت چو جناب مدوح کی چھوڑ کر عیائوں کے پاس پیچھے
 کہ جسے دیکھ کر اون میں گویا عید کی گئی مگر یہ سب شیطانی تدبیریں جناب مدوح کو
 حمایت اسلام سے کچھ روک نہ سکیں پس کون شخص سوائے جناب مدوح کے ایسی
 رسوائیاں دیکھ کر تائید مذہب میں ثابت قدم رہ سکتا تھا یہاں سے ثابت ہے کہ
 قطع نظر اور باتوں کے صبر اور استقلال ادا استغنائین بھی جناب مدوح ضرور
 امام فن مناظرہ اہل کتاب ہیں۔ ان کے سوا اور کون

صرف جناب مدوح کی وجہ سے خصوصیت ہے۔

فہرست کتب مصنفہ حیاتِ امام فن مناظرہ اہل کتاب

نوید جاوید بکتاک حادی کلیات و جزئیات مناظرہ اہل کتاب نصرت المطالعین ج ۱
 کئی ہے۔ اس کی خوبون کا بیان ہو رہا ہے لوگوں کی نظر میں مبالغہ سمجھا جاوے گا
 ہر شخص اور ہین بیان ہین سکتا مگر جو علماء کہ فن مناظرہ اہل کتاب سے کہتے ہیں وہ
 ہیں اور ان کی نظر میں اس کتاب کی قدر لامانی ہے وہ جانتے ہیں کہ کس قسم کی دلائل
 قویہ کے ساتھ کہ جس میں ہے ایک کا یہی جواب نہرا و ان علماء نصاریٰ نہر کے
 یہ کتاب تصیف کی گئی ہے پیشین گوئیان اس کتاب میں درج ہیں نامور علماء اہل کتاب
 کی تسلیم کی ہوئی ہیں۔ تحریف کتاب اہامی سابقہ کا اس قدر ثبوت ہے کہ دوسری
 کتاب میں اسکا عشرتیر ہی نہ پایا جائے گا۔ تردید مسئلہ کلیت و ابطال دعویٰ علی
 حضرت عیسیٰ اور ان سب حتر اخون کا جواب جو علماء نصاریٰ مذہب المبرک پر کرتے ہیں
 وہ اعمتہ اصناف جو عیسائی مذہب پر بصراحت تمام وارد ہوتی ہیں ان سب سابقہ
 ہر بیان جہد افضل میں بڑی صفائی کے ساتھ اقوال مستبر علماء اہل کتاب درج
 کیا گیا ہے۔ اہل حیر کہ سلاوہ مباحثہ اور مناظرہ کا خط جب چاہے کہ کسی بیان میں
 کرے مثلاً فضیلت قرآن مجید یا کوئی سپین گوئی توراہ و انجیل کی بت رسالت حضرت
 رسول صلعم میں یا حضرت رسول اللہ صلعم کی کسی معجزہ یا پیشین گوئی کے تذکرہ میں تو اسکی
 بیان کے شروع میں ایک خطبہ بزبان عربی برہایت مضمون و خط پایا جاوے گا
 اور اوسیکے بعد قرآن کی ایک آیت اوسی مضمون کی خطبہ پڑھے کہ اسی آیت قرآنی سے خط
 شروع کرے اور حناک جی جیسے خط اسی بیان میں کتاب کی اسی فصل کو
 پڑھتا جاوے کہ پڑے پڑے نامور علماء اہل کتاب کے اقوال سے عجیب و غریب ثبوت
 اور حسب مقتود دلائل جنکی ہرگز توقع ہی نہ ہتی اور اس کی نظر سے گزریں گے اور جب خط
 موجود ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک عاثرہ کر

تمام کرے۔ زیادہ صفات بخمال رسم عامہ لکھنا مناسب نہیں کہ لوگ مبالغہ نہ کریں گے
اسکے لاثانی ہونے میں جمہور اور علماء اسلام و نصاریٰ کو اقرار ہے اس کی حجت باخبر ہے
نہے۔ خریدار کو اس کی خرید سے وہ نفع حاصل ہو گا کہ ادسے گویا اس فن کی باخبر و
کی کتابیں خریدیں۔
دولت فاروقی۔ یہ کتاب علاوہ مضامین مناظرہ کے بیت المقدس کی صحیح لوازم ہے

حقوقہ المضالین فی رد ہدایہ المسلمین	۱۰
رقمۃ الوداد جواب نیازنامہ۔	۶
لحن داودی جواب نغمہ طنبوری	۳
تصحیح التاویل جواب تفسیر کاشف	۴
استیصال جواب رسالہ مسیح الجلال	۵
مایداشت دستور اہل عظیم و نصاریٰ	۶
حرز جان جواب رسالہ اہلیت قرآن	۳
مصباح الابرار جواب رسالہ نفع الابرار	۴
نمونہ تحریف بیوت تحریف توریت بخیل	۲
حجموعہ وعظمت ہر دو حصص	۱۰
سبیل نجات جواب سبیل طریق حیات	۱۰
تبیان جواب باب۱۲ سوالۃ نصاریٰ	۲
افحام الخصام جواب رسالہ تقالید اسلام	۴
الغام غام جواب سزلہ آئینہ اسلام	۴
شلاق جواب رسالہ تہذیب الاخلاق	۲
میران المیران جواب میران الحق	۱۳
تاویس جواب پند و موالات	۱
تشریح الکاملین جواب رسالہ تہذیب الاخلاق	۱۰

فہرست و غلطین رد نصاریٰ جو سند یافتہ ہیں

۱۔ محمد عبد المجید دہلوی۔

۲۔ قاضی سراج الدین جیلپوری۔

۳۔ سید حیدر علی دہلوی۔

۴۔ مرزا امجد جان دہری۔ امیر الواعظین طبعہ اول۔

۵۔ محمد سعادت یار خان بن محمد یار خان فرخ آبادی امیر الہند۔

